کالج کی سمرپن کرتے ہیں اور ہر اونا نہ پرارتھنا کرتے

آریہ سماج میں شانتی پھیلانے کا اصلی اپاو

اور

رامچندر جی کا سچا درشن

جسمیں آریہ زندگی کا نمونہ - رشی منیوں کے آہار بیوہار کا نقشہ اور تاریخی طور پر مت متانتروں کے آغاز کا زمانہ بتلا کر مخالفوں کے اعتراضوں کا جواب باحسن الوجوہ دیا گیا ہے

مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۲۹۵۳

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں کاپردا انکے اہتمام سے طبع ہوا

باراول ۱۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد ۱ر۳ پائی

ضروری التماس

گوشت خوری کو جایز سمجھنے والے چند بھائیو نکی خدمت میں

جب آپ آریہ سماج میں داخل ہوئے تب گوشت خوری کو پاپ سمجھتے تھے یا نہیں؟ اور برسوں تک پاپ سمجھتے رہے یا نہیں؟ شری سوامی جی پاپ سمجھتے تھے یا نہیں؟ آریہ سماجیں بحیثیت مجموعی پاپ سمجھتے ہیں یا نہیں؟ آریہ سماج کی آغاز سے آج تک ماس خوری کے خلاف لاہور وغیرہ سماجوں میں صدہا لکچر ہوتے رہے یا نہیں؟ آریہ سماج میں داخل ہو ہزاروں آدمیوں نے گوشت خوری وغیرہ برائیوں کو اسکے رشت اوپدیشوں سے آج تک چھوڑا ہے یا نہیں؟ کیا آپ چند بھائی بھی کئی دفعہ اسکے چھوڑنے کے واسطے کوشش نہیں کرتے رہے؟ اور اسکو اپنی کمزوری یا گناہ نہیں بتلاتے رہے؟ اگر یہہ سب باتیں راست ہیں اور آپ لوگوں کا ویدوں پر سچا وشواس ہے۔ اور سوامی جی کو پورن وید کا جاننے والا مانتے ہیں تو آپ یا تو کسی ایسے مہاراج کا نام بتلائیے۔ جو سوامی جی کے تل یا اُن سے ادہک سنسکرت ودیا جانتا ہو۔ اور پہر ماس جایز بتلائیے۔ یا کھلم کھلا اپنے گناہ کا اقرار کیجئے۔ آپکے تہوڑے سے زبانی چسکے کی خاطر ست دہرم کا خون ہو رہا ہے آپ لوگوں کو کیسا بیاں کا اور عیسائیوں کی مثالیں سُنایا کرتے ہیں۔ مگر مثال دیتے وقت کبھی یہہ بھی سوچا ہے کہ اُنہوں نے اپنے دہرم کے واسطے جان دیدی۔ لاکھوں تکلیفیں اوٹھائی۔ اور اپنا فرض اور دہرم نہ چھوڑا۔ اگر آپ تو نکے برعکس زبانی لذت کیواسطے ست دہرم کو خیرباد کہہ رہے ہیں پرمیشور کے واسطے غور کیجئے۔ آپ پر بڑی ذمہ داری ہے؟ اور جب آریہ سماج کو خدانخواستہ صدمہ پہونچیگا۔ تو ہم نہیں جانتے۔ کہ ڈیوٹی اور فرض کے کیا معنے ہونگے۔ اور صرف کالج یا گوشت خوری آپکے کس کام آئیگی۔ اور جب آئندہ آنوالی اور موجودہ نسلیں آپ سے سوال کرینگے کہ آریہ سماجوں میں نفاق ڈالنے والے کون ہیں؟ تو میں نہیں جانتا کہ آپ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر انکار کر سکیں۔ کہ ہم نہیں ہیں۔ ہمارے تعلیم یافتہ بھائیو وہ ودیا کس کام کی جسے آپنے دہرم پرچار میں صرف نہ کیا۔ بلکہ ماس پرچار میں!! افسوس!

زاگفتن شنیدن اختیار ست

آریہ دہرم کا سیوک
لیکھرام آریہ مسافر
از جالندھر ۱۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

ओ३म्

حصہ اول

ماس کھانا پاپ ہے

یعنی

وید مقدس اور ست شاستروں کے رو سے گوشت خوری کی تردید اور مخالفوں کے اعتراضوں کا جواب

جس وقت سنسار میں ویدک دھرم کا پرچار تھا اور ست شاستر انوسار لوگ اپنے جیون کا سُدھار کرتے تھے اُسوقت نہ تو عناصر پرستی کا نام و نشان تھا اور نہ بُت پرستی کا وہم و گمان۔ ایشور کے ویراہ اور نرسنگھ وغیرہ اوتار نہیں مانے جاتے تھے اور نہ اُسے گوپیوں کے ساتھ ہاس بلاس اور راس لیلا کرنے کی کلنک لگائے جاتے تھے۔ ایک جگدیشور کے سوا کسی دیوتا کی پرستش نہیں جانتے تھے اور پنچ مہایگوں کے علاوہ کسی پیر پرستی یا گرہ پوجا کو نت کرم نہیں مانتے تھے۔ اُس سمے ماتا پتا۔ اتھتی۔ آچاریہ اور پرماتما۔ اِن پانچ کے سوا کسی اور سے سروکار نہ تھا۔ اور نہ کوئی اور پرستش کے قابل شمار ہوتا تھا۔ چاروں ورن اور چاروں آشرم گن کرم انوسار جاری اور ساری خدائی کا اِسپر عمل درآمد تھا۔ اُس زمانہ کے دیوتے دیب گن یکت ستوگنی شانت آتما۔ کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار یعنی پانچ وکاروں سے آزاد۔ عابد اور نیک نہاد ہوا کرتے تھے۔ نہ تو اندنوں کالی۔ جوالا۔ پشوپتی ناتھ یا بھیرو جی صفحۂ دنیا پر براجمان تھے۔ اور نہ چامنڈا۔ ڈاکنی۔ شاکنی۔ وغیرہ نام دھاری دیوتے قابل بیان تھے۔ اور اگر کہیں خدانخواستہ یہ موجود تھے تو بھی اِس قالب اور اِس خوراک سے سراپا مفقود تھے۔ نہ انکی یہہ صورتیں تھیں اور نہ ایسی بھیانک مورتیں۔ ایک عظیم الشان زمانہ تک اسی طرح ست کا دور دورہ رہا۔ اور حق پرستی کا تمام عالم میں شُہرہ۔ آخر الامر دیوسوت منو کی ۲۸ چترگی کے تین یگ گذر جانے کے بعد چوتھے یگ (کل یگ) کی سندھی کے سمے ہر کمالے را زوال کے بموجب اُنتی کی شکھر (چوٹی) پر چڑھی ہوئی آریہ قوم کو کاہلی نے آگھیرا۔ اور

عیاشی اور بدمعاشی نے اُنکے کمزور دل پر ڈیرا جما دیا۔ شراب نوشی۔ گوشت خوری۔ مچھلی کا کباب۔ زنا۔ بدکاری کے بند پگ پر پھنسنے لگے۔ اول اول اجاڑوں میں اسکا آغاز ہوا۔ کیونکہ بہ نسبت اوروں کے یہ سامان یہاں جلدی اور آسانی سے بہم پہونچ سکتے ہیں۔ اور کوئی ڈنڈ دینے والا بھی نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی کا خوف ہوتا ہے۔ اجاڑ پرہیز کا آج تک چوپالسی بانہتے ہیں۔ جدھر اجاڑ کی رچی دیکھی جھٹ اُسی کے مطابق شلوک بننے شروع ہو گئے۔ بقول سعدی۔ ؎ اگر شہ روز را گوید شب است ایں ۔ بباید گفت اینک ماہ و پرویں۔

اور ایک دوسری جگہ پر لکھا ہے۔ ؎ خلاف رائے سلطان رائے جستن ۔ بخون خویش باید دست شستن

سنت پُرشوں اور مہاتماؤں یا عوام الناس سے پوشیدہ رکھنے کے واسطے عام بول چال میں ان اشیاء کے دوسرے نام رکھے گئے۔ مدھ کا نام تیرتھ۔ مانس کا نام شدھی۔ اور پشپ یعنی پھول اور مہا پرشاد۔ مچھلی کا نام جل تمبکا۔ مدرا کا نام چرتی۔ میتھن کا نام پنچمی۔ طوائف کا نام دیوانگناں۔ اپچھراں۔ اور کُل بدھو۔ اور ان چیزوں کے استعمال کرنے والوں کے نام کول۔ آرو بیر۔ شانبھو۔ گن۔ اور جو لوگ انہیں بُرا سمجھے اُن کا نام کنٹک۔ بہکہ۔ شُشک پشو۔ رکھا۔ مطلب اس تمام مکاری اور فریب کا یہ تھا کہ کوئی پہچان نہ کرسکے اور کسی پر یہ راز ظاہر نہ ہو۔

اول پوری کچھری۔ شراب اور زنا سے اسکا آغاز ہوا۔ گوشت اُس کے بعد شامل کیا گیا۔ بلکہ اختیاری رکھا گیا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا یا تجربہ کرکے دیکھ لیا تھا کہ زنا اور شراب کے ساتھ گوشت خوری سے انسان بچ نہیں سکتا۔ اور پھر اس گوشت خوری کے دو حصے کیے گئے۔ خشکی کے جانوروں کا مانس۔ اور بحری جانوروں کا مانس۔ غرضیکہ آہستہ آہستہ مرغی مرغا سے لے بکری بکرے تک پہنچے۔ مگر یہاں ہر کس طرح ہو سکتا تھا۔ گائے بھینس اور آدمی تک نوبت پہنچی۔ اور اُسوقت بام مارگ صرف بام دکشنا یا کولاچار اور کول ہو گیا یعنی سراپا ظلمت ماندہ کا۔ چنانچہ انکے گرنتھوں میں لکھا ہے۔

अघोरान्न परमंत्रोस्ति । कौलात्परतरं नहि

[illegible] خاندانی عورتوں تک محدود رہا۔ طوائفوں ... اُن سے گزرکر چوتھی [illegible]
[illegible] تک پھیل گیا۔ اور ماں بہن کی تمیز نہ رہنے دی۔ شراب نوشی کے عوض [illegible]
[illegible] اور زنا کی ... کے خوش کرنے کا ان جھول ... اپنے شلوک بنا [illegible]
[illegible] اس ... کے پورا کرنے [illegible]

کے واسطے ویدپنتروں کے اتھوں میں تاویلیں ہونے لگیں۔ اور بقول شخصے کا تا رانا بسم اللہ بھیا اور جب ویدوں سے اُنکی خاطر خواہ کامنا پورن نہ ہوئی اور پنچ مکاروں کے سیدھ کرنیکے واسطے اُن سے نہ ل سکے۔ تو لاچار ہو کر ویدوں کو سکنڈ کلاس میں ٹھہرا کر اُن سے اوپر فسٹ کلاس میں شانبھوی ودیا کو مقرر کیے گئے۔ جیسا کہ بہٹ دیپکا میں لکھا ہے۔

वेदशास्त्र पुराणानि समस्तगणिकायथा।
एकैव शांभवीविद्या गुप्ता कुलवधुरिव:॥

کہ وید اور شاستر اور سمرتی بڑہمن گرنتھ بیسواؤں کی طرح ظاہرا باتوں کا اوپدیش کرتے ہیں۔ صرف ایک شانبھوی ودیا یعنی بام مارگ کے گرنتھ ہی ہیں۔ جو پردہ نشین عورت کی طرح نقاب میں باتیں کرتے ہیں (مفصل دیکھو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء)

ناظرین! آپ سمجھ گئے ہونگے۔ اس شلوک کا خاص مطلب اور مخفی منشاء۔ خود بام مارگیوں سے جب ویسے اپنی اچھا پورتی خاطر خواہ صدہا تاویلیں کرنے پر بھی نہ نکلی تو لاچار کنارہ کیا۔ اور صاف کہہ دیا کہ وید اُن گپت باتوں یعنی پانچ مکاروں کی ہدایت نہیں دیتے۔ وہ تو ظاہر کرم کا نڈ اور سندھیا گایتری کے ہادی ہیں۔

پھر بام مارگی راجاؤں نے اور اُن کے انوگامی گرہستیوں نے شراب وغیرہ ست کرم اور آدمی کا گوشت میں بھی ماس ہی دینا شروع کیا۔ اُس زمانہ کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ صدہا مرتبہ اِن لوگوں نے اور پشو تو در کنار غریب لوگوں کے بال بچے قتل کر خود کھا لیے۔ یا آئے ہوئے مہمانوں کو کھا گئے۔ اور لاکھوں بے گناہ انسانوں کا خون بہا دیا۔ بھاگوت جاننے والے جڑبھرت کے کہانی سے اچھی طرح واقف ہیں۔

وام مارگ کیواسطے نہ تو زندہ ودوانوں کو دیوتا مانا گیا اور نہ کسی مرے ہوئے رشی منی کی پوجا کیگئی۔ بلکہ نئے دیوتا اور نئی دیویاں ایجاد ہوئیں۔ جنکا ست شاستروں میں اشارہ و کنایہ بھی نہیں۔ مثلاً پشوپتی ناتھ کالی چنڈی۔ چانڈالی۔ مہا کالی۔ کالکھتیا۔ جوالا۔ چامنڈا۔ بھوت ناتھ۔ بھیرو۔ ڈاکنی۔ شاکنی۔ لنگا گنمی وغیرہ۔ اور اسی طرح اُنکی خوراک بھی تمام رشی منیوں کے خلاف مقرر کیگئی ہے۔ ماس شراب مردہ ہڈی تے۔ اور ایسے ہی مکروہ اُنکے لباس اور سواری قایم کیگئی۔ چولی مارگ۔ بیچ مارگ۔ تانترک۔ کول مشغل کشان۔ ذاکریا۔ اسماعیلی۔ وغیرہ سب انہی وام مارگ کی شاخیں ہیں۔ بہت سے ابھی جو ہندو لوگ دیوی اور بھیرو

کو نہیں مانتے ۔ لو ویشنو کہلاتے ۔ وہ مانس و شراب کے استعمال کو سخت گناہ سمجھتے ہیں ۔ تنتروں اور جنتروں کے لکھنے کے واسطے بھی خون کی سیاہی اور ہڈی کے قلم اور چمڑے کے کاغذ سے کام لیا گیا۔

پوتر یگیہ اور شدھ ہون کنڈ مانس مدرا سے اپوتر کیئے گئے ۔ اور نئے نئے ایک اکشری اور دو اکشری منتر بنا کر گومیدھ اشومیدھ اور اجامیدھ کیے گئے ۔ اور جاہلوں یا معترضوں کو تسلی دی گئی ۔ کہ ہم جانوروں کو پھر منتر سے زندہ کر لیا کرتے ہیں۔

مہابھارت کے زمانہ سے لیکر بودھ کے زمانہ تک یہہ طوفان بے تمیزی ہرگاہ ۔ براں فریاد کرد کبھی کبھی آہستہ اور کبھی کبھی خوب زور سے جاری رہا ۔ ویدوان ۔ مہاتما برہمن بھی مختلف اوقات میں ساتھ کے ساتھ مخالفت کرتے رہے اور اس مذموم رسوم کے مٹانے پر ہمہ تن کوشاں رہے ۔ مگر ہتیا راجہ تھا پرجا قطعی اس خرابی کی جڑ نہ کاٹ سکے ۔ سب سے پہلے اسکا کھنڈن مہاراج کرشن دویپاین شری وید بیاس جی نے کیا ۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

सुरामतस्य: पशोर्मांसं द्विजादीनां बलिस्तथा।
धूर्तैः प्रवर्तितं ह्येतन्नै तद्वेदेषुकल्प्यते ॥ भार० शा० अ०२६४ श्लो०९

ترجمہ ۔ شراب ۔ مچھلی اور دیگر پشوؤں کا مانس اور انسانوں کی بلی دھورت لوگوں نے چلائی ہے ۔ وید میں ہرگز اسکی اجازت نہیں ہے۔

بیاس کے فرزند ارجمند سکھدیو منی جی فرماتے ہیں۔

यूपंकृत्वापशुं हत्वा कृत्वारुधिरकर्दमम। यद्येवंगम्यते स्वर्गो नरकं
केनगम्यते ॥१॥

ترجمہ ۔ لکڑی سے باندھ اور پشوؤں کو مار کر زمین کو خون آلودہ کرنا اگر اس طرح انسان سورگ میں جاتا ہے تو پھر نرک میں کس طرح جائیگا۔

सत्यंयूपस्तपोऽग्निश्च प्राणाश्च समिधो मम। अहिंसापरमोधर्मस्सध-
र्मः सनातनः ॥२

ترجمہ ۔ ستیہ یوپ ہے ۔ تپ اگنی ہے ۔ اور پران ہماری سمدھا ہے ۔ کیونکہ اہنسا پرم دھرم ہے اور یہی سناتن سے مانا گیا ہے۔

प्राणा यथात्मनोऽभीष्टा भूतानामपि ते तथा। आत्मौपम्येन भूतानां

दयाकृष्ण परिड ता॥ ३

جیسے پران جیسے انسان کو پیارے ہیں۔ اسی طرح اور جیوؤں کو بھی ہیں۔ اس لحاظ سے اپنی طرح ودوان لوگ
...دیا کرتے ہیں۔

اسی طرح اندر لیلا جیا تما سیدھاری ادی بودھ اینی وغیرہ ست دھرم کا اپدیش اور ان وید ورودھ باتوں کا کھنڈن کرتے
ہیں۔ گزشتہ پر بہاؤ بڑھ رہا تھا۔ اور یہاں تک بڑھ چکا تھا کہ استریوں کو پشوؤں کے سنگ صحبت کرانے جانے
کی نوبت آگئی تھی۔ اور صرف آریہ ورت ہی میں نہیں ہے۔ بلکہ سب دیشوں میں یہ خرابی پھیل چکی تھی۔ تنوی
روم میں بدوم دیش کی ایک کہانی درج ہے۔ اسماعیلی فرقہ جہاں موجود ہے۔ اسکا یہہ عام دستور ہے
...میں بھی ایسے ہی کام ہوتے تھے۔ پرکاش روم یعنی بدکار ستوانات کے مکان جن کے سب نے شہر
... کے عجائب خانہ میں موجود ہیں۔ یہہ کارروائی شہر پومپیائی میں ہوتی تھی۔ جو سنہ ۷۹ء میں آتش فشاں
... مادہ کے سبب تباہ ہو گیا (مفصل دیکھو آریہ سماچار میرٹھ ماہ پھاگن سنہ ۱۹۴۶ بکرمی)

نظامی نے سکندر نامہ میں بھی لکھا ہے۔ ع زمین باد شعل کشتاں دور داد
چراغ مرا روز پر لوز داد

غرضیکہ جب یہہ بام مارگ بہت زور پکڑ گیا۔ اور اس نے نہایت درجہ تک خرابی پھیلادی۔ تو بکرم سے
۵۰۰ برس پہلے کپل وست میں بودھ نے پیدا ہو کر اور اس انگھور وام مارگ سے تنگ ہو کر دیا دھرم کا پرچار
شروع کیا۔ بودھ مت کے بنائے گرنتھوں میں ویدوں پر خیال خود سے بھاری الزام لگائے ہیں۔ اور ویدوں پر سخت
اعتراض کیئے ہیں۔ مگر حقیقت میں کوئی اعتراض صحیح نہیں۔ کیونکہ جو اعتراض ہیں۔ وہ وام مارگ مذہب
پر ہیں۔ اور انہیں کے بیان کردہ کلنکت باتوں پر ہیں۔ نہ کہ وید مقدس پر۔ وام مارگ سے لیکر بودھ وغیرہ
مت متانتروں نے جو جو اعتراض وید مقدس پر کیئے ہیں۔ وہ سارے کے سارے نرمول ہیں۔

پھر کہو۔ بودھ نے وام مارگ یا بقول خود ویدک مت والوں پر اعتراض کیئے۔ اور اس خوبی سے کیئے کہ لوگوں
نے ناستک بننا سویکار کیا۔ مگر گوشت خور ویدک بننے سے متنفر ہو گئے۔ اور ایسے ویدوں کو بھی انہوں نے جواب دیا
کیونکہ اگر یہہ مہیدھر اور سائن کے ارتھ صحیح ہیں۔ تو ایسے دھرم پستک کے ماننے سے ناستک ہونا ہزار درجہ بہتر ہے؟
اور اگر وام مارگ صحیح ہے۔ جیسا کہ عموماً ہندوؤں کا اعتقاد ہے۔ تو لا مذہب ہونا اس سے عمدہ ہے۔ بودھ کی
تعلیم سے اگرچہ لوگ ایشور اور وید سے شردھا رہت ہو گئے۔ اور اس وید کت دھرم یعنی بام مارگ کی نندا ہونے لگی لیکن

صحیح بات یہہ ہے کہ عملی طور پر ایک بات (ایشور کی ہستی کے انکار) کے سوا اور تمام تعلیمات پر عملدرآمد ہونے لگا۔ یعنی پشوؤں کو مار کر یگ کرنا بند ہو گیا۔ اور بلی دیشو دیو یگ پر زور دیا گیا۔ اپاہج لُولے لنگڑے عاجز محتاج آدمی اور جانوروں کے واسطے شفاخانہ اور غریب خانہ تیار ہو گئے۔ یتیم خانہ جاری کیئے گئے۔ (دیکھو منوادمیا ۳/۹۲) تناسخ اور شبہ کرم نیز زندگی کا مدار رکھا گیا۔ اگرچہ بودھ خود اتنا کامیاب نہ ہوا مگر اُسکی بعض اصول بالکل ویدک تھے۔ جس طرح آجکل بعض آدمی پرانوں یا حدیث کے ترجمہ پڑھکر عیسائی ہو جاتے ہیں بعینہٖ یہی حال بودھ کا تھا۔ نہ اُسکا قصور اور نہ ویدوں کا۔ یہہ سارا اُنکا سارا قصور حضرات بام مارگیوں کا تھا جنہوں نے بودھ کے اتنا مجبور کیا۔ کہ وہ اس دھرم کو ترک کرے۔

اس بودھ کے ناستک مت کی تردید کرنیوالے سب سے پہلے بھٹ پاد کمارل اچارج ہوئے۔ اُنکی بابت مشہور ہے کہ وہ جس وقت ویدشاستر کو پڑھ چکے تو ایک دن ایک مکان کے نیچے سے گزر رہے تھے محل کے اوپر ایک راجکماری دھرم کی بُری حالت کو سوچ سوچ کر یہہ اشلوک پڑھ رہی تھی۔

किं करोमि क्व गच्छामि को वेदानुद्धरिष्यति।

کہ میں کیا کروں اور کہاں جاؤں۔ اس اندھکار بودھ مت کے زمانہ میں کون ویدک دھرم کی حفاظت کریگا۔ تب اُسکے جواب میں کمارل اچارج بولے۔

मा विभेषि वरारोहे भट्टाचार्योऽस्ति भूतले॥

کہ اے پیاری مت سوچ کر بھٹ اچارج پرتھوی پر موجود ہے۔ اسکے بعد یہہ عام پرسدھ ہے کہ انہوں نے بودھ مت کا کھنڈن شروع کیا۔ مگر ساتھ ہی بام مارگ بھی۔ ان کے بنائے گرنتھوں میں بھی مانس شراب کا برابر کھنڈن موجود ہے۔ اُس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ ہوا کہ شنکر اچارج ہوئے۔ انہوں نے بھی مانس شراب کے پرچارک متوں کا اُسی طرح کھنڈن کیا جس طرح کہ بودھ اور جینیوں کا اور ابھی تک اُن کے مت انویائی مانس اور شراب کو بُرا جانتے ہیں۔ سوائے چند بام مارگی گوسائیوں کے۔ بعد ازاں سنہ ۱۰۱۵ء میں رامانج ہوئے۔ انہوں نے تو کھلم کھلا بخلاف بام مارگی اور مانس اہاریوں کے ویشنو مت کا پرچار کیا۔ اُنکی زندگی کا سارا تمام تر اعتقاد کی زندگی تھی اور اُنکا نتیجہ تھا۔ کہ وہ ہرگز مانس آہاری نہیں تھے۔ انہیں کے مت میں ۱۴۰۰ء میں کبیر ہوئے۔ اُس نے بھی دین اسلام ترک کرکے ویشنو مت سویکار کیا۔ اور گوشت خوری وغیرہ مسائل کی تردید شروع کی۔ کبیر جی کا قول ہے۔ اَن جھٹکا اور بسمل کینا دیا دھان سے

بھاگی ❊ کہے کبیر سنو بھائی سادھو آگ وہاں گھر لاگی۔ جیو بدھ دھرم کرتا ہو ادھرم کہاں کہو بھائی ❊
آپس کو منی ور کر تھا پو کا گو کہت قصائی ❊ کبیر ا تیری جھونپڑی گل کٹین کے پاس ❊ کرن گے سو بھرن گے

تو کیوں بھیو اداس

انھیں ایام میں یا اس سے کچھ پہلے ایک سادھو ہو گئے۔ انہوں نے بھی کئی عمدہ باتوں کا پرچار کیا
جنکا نام دادو تھا۔ انکا قول ہے پاہن پرمیشور کیا کرتے آتما گھات ❊ ست کہوں سنتے نہیں سو پرانی

دوزخ جات

اس سے کچھ پہلے ایک مہاتما جھانبہ جی دہلی کے گرد نواح میں ہوئے ہیں۔ انہوں نے علمائے اسلام سے
مباحثہ کر کے بہت کچھ انہیں قایل معقول کیا۔ اور صدہا آدمیوں کو دین اسلام سے نفرت دلا ویدک دھرم کا
پیرو بنایا۔ اور ایسا ہی اپدیش چیتن نے کیا۔ لیکن بام مارگی دنیا سے بالکل کم نہ ہوئے۔ وہ بدستور
پوشیدہ پوشیدہ اپنا کام جتنا ہو سکے کرتے رہے۔ اور بدکاری میں قائم رہتے رہے۔
مسلمانی جور و ستم کے زمانہ میں ایک اور مہاتما اودھو جی ہو گئے۔ انہوں نے بھی ہزاروں آدمیوں کو بت پرستی
اور گوشت خوری اور جیو برہم کی ایکتا سے ہٹا کر ایشور کی بھگتی کا اپدیش دیا۔ مگر دین اسلام کا کھنڈن بھی ساتھ
ہی کرتے تھے۔ بنا بران متعصب بادشاہ کے حکم سے قتل کرائے گئے۔
بابر کے عہد میں بابا نانک جی نے بھی جہاں تک ہمیں علم ہے۔ گوشت خوری کی تردید کی۔ اور گوشت خوروں
کو اس کے ترک کرنے کا اپدیش دیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔
بھنگ مچھلی سراپان جو جو پرانی کھائے ❊ دھرم نیم جتنے کیے سبھی رساتل جائے
جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلیت ❊ جے رت کھاوے مانسا تن نرمل کہاں چیت
انکھ مورکھ اندھ گندہ انکھ چور حرام خور۔ انکھ امر کو جائیں جور ❊
انکھ گل وڈھیا کمائیں ❊ انکھ پاپ کر جائیں۔ انکھ ملیچھ مل بھچھ کھائیں۔
خوب کھانا کھچڑی جانیں امرت نون ❊ ہیارو ٹی کارنے گلا کٹاوے کون
انس کھانر سے کرے نواج ❊ چھری چلاویں تن گل تاگ ❊ تن گھر برہمن پورناد ❊ انا ہی آدمی سواد
کوڑی راس کوڑا بیوہار ❊ کوڑ بول کریں آدھار ❊ شرم دھرم کا ڈیرا دور ❊ نانک کوڑ رہیا بھر پور
متھے ٹیکا تیڑ دھوتی ککھا تے ❊ ہتھ چھری جگت قصائی

عرصہ۔۔ ۵ برس کا ہوا کہ سائین چارج اور اُس کے قریب زمانہ میں ہی پیدا ہوئے۔ یہ دونو بام مارگی تھی۔ انھوں نے راجاؤں کو بس میں کر ویدوں کے ذریعہ بام مارگ کے پرچار پر مضبوط کمر باندھی۔ اور انہیں ایام میں ایک گوسائیں پیدا ہوئے۔ اُنہوں نے بھی بام مارگی ہونے کے کارن مانس شراب کا خوب پرچار کیا۔ اول نے رگوید پر بھاش بنایا۔ اور دوسرے نے یجروید پر اور تیسرے نے میمانسا پر۔ ہم اس طول دینا نہیں چاہتے۔ کہ اُنکی کتابوں سے اصل عبارت نقل کریں۔ کتابوں کے نام سے ہی آپ سمجھ جاویں گے۔ مسٹر مہیدہر نے منتر مہودہی بنایا۔ اور مسٹر شادر نے شادر تنتر۔ پس آپ جان سکتے ہیں کہ انہوں نے ان بھاشوں میں ست دہرم کا کسقدر ستیاناش کرنے کی کوشش کی۔ بہت کچھ بام مارگ کا پرچار ان کے بھاشوں سے بھی ہوا۔ اور لوگ ست دہرم سے گمراہ ہوئے۔ اور یہہ طوفان بے تمیزی روز بروز بڑھتا گیا۔ انھیں بھاشوں کی برکت ہے کہ پنڈت جگناتھ شاستری جیسے پنڈتوں کے چاہِ دفن میں غوطہ کھا کر مسلمان ہو گئے۔

مانس کی بابت شری سوامی دیانند جی مہاراج کا اوپدیش

عنقریب تھا کہ سدا پنڈت لامذہب ناستک محمدی یا عیسائی ہو جاتے۔ اور ویدک دہرم کو لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھ کر کنارہ پکڑ لیتے۔ کہ یکلخت ایک مہاتما رشی نے اس سنسار میں بتاریخ سمت ۔۔۔ بکرمی گجرات میں جنم لیا۔ اور پورن جوان ہو کر ست شاستروں کے پٹھن پاٹھن اور ویدوں کے ابھیاس سے نتیجہ کر لیا۔ کہ اِسوقت کی تمام حالت بالکل ویدوں کے خلاف ہے۔ چنانچہ کانشی وغیرہ مقام پنڈتوں سے شاستر ارتھ کر سب کے پول کھول دیئے۔ بقول شخصے۔

کیا کانشی ادی میں شاستر ارتھ بھاری ... ہوئے شانت سب پاپ کرم جاری
دیا اور آنند ہے مول جن کی ... گھوڑ دہرم جگیا سواب پادن کی

اور بھرمن کرتے ہوئے شروع ۔۔۔ میں بمقام بمبئی سب سے اول آریہ سماج قایم کی۔ اور کئی

ویاکھیان نس شراب کھنڈن پر دیئے - اور اسی طرح مورتی پوجا وغیرہ وید وروده وشیوں پر - بعد ازاں جولائی ۱۸۷۵ء میں مقام پونا ویاکھیان دیئے - جو اسی وقت زبان مرہٹے طبع ہو گئے -

۸- جولائی ۱۸۷۵ء " اہنسا پرمو دھرما - دھرم کی کتھا اتیادی - دھرم اور ادھرم انیک ہیں - پرنتو ان میں وشیش ریتی سے یہہ دھرم اور یہہ ادھرم ہے - جو سناتن دھرم ہے - اسکو ہم پہلے کہتے ہیں - اول اہنسا کا کتھن -

अहिंसासत्यास्तेय ब्रह्मचर्य परिग्रहायमः यो० सू० ३०

اہنسا اسکا ارتھ عام طور پر تو یہہ ہے - کہ پشوؤں کو نہ مارنا - مگر بیاس جی نے اسکا خاص ارتھ [illegible] سے ظاہر کیا ہے -

सर्वथा सर्वदा सर्वभूतानाम नभिद्रोहः अहिंसाज्ञेया

یعنی سب طرح اور ہمیشہ سب پرانیوں سے وروده یا ویر کا تیاگ اسکا نام اہنسا ہے (صفحہ ۱)

پھر ایک اور ویاکھیان ۲۰ جولائی ۱۸۷۵ء کو سنسکار پر دیا - اسمیں یگ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے "یگ میں مانس نوین پنڈتوں کی بناوٹ ہے - ہوم دیوتاؤں کا ہو - اور مانس پشوؤں کا ڈالا جاوے یہہ بیوستھا پرمیشور کی ہو - ہمیں اعتبار نہیں - کیونکہ پرمیشور کی بیوستھا میں ایسا انیائے نہیں ہو سکتا - یہہ تو ہم نے پشوؤں کے نہ مارنے کی بابت کہا لیکن کیا کسی ہوم میں پشو مارے بھی جاتے ہیں - اس شنکا کا اُتر دیتے ہیں - ہوم دو پرکار ہے - ایک راج دھرم سمبندھی - دوسرا سماجک اب تک تو ہم نے سماجک ہوم کا نروپن کیا - اور باقی تا راج دھرم سمبندھی ہوم اسکی بیوستھا ساری کی ساری جدا ہے - اسمیں پشوؤں کے مارنے کی کیا عزت ہے - اسمیں منش بھی مارے جاتے ہیں - یعنی یدھ سمبندھی ہزاروں منش کے پران لینے راج دھرم میں درست ہیں - جو جنگلی جانور دشٹ کھیتوں کو خراب کرتے ہیں - انکا مارنا ٹھیک ہے - اور جنگلی شیر وغیرہ کا بھی مارنا صحیح - مگر ہوم سمبندھی مانس اہار یعنی گوشت خوری جو کہتے ہیں وہ بالکل ایوگ ہے - کسی پران دھاری کو تکلیف دینا کیسے ہو سکتا ہے - کسی جیو کے پران لینے سے یہہ دھرم الیشوری نہیں ہو سکتا " (صفحہ ۶)

سوامی جی نے جو اوپدیش بمبئی میں بسال ۱۸۷۵ء دیئے - اور جن اصول پر بمبئی آریہ سماج قائم ہوئی - اسی کے مطابق لیلادھر ہری داس نے ایک کتاب ست است وچار ۱۸۷۶ء میں طبع کرائی - اس کے صفحہ ۲۰ سے ۲۴ تک مانس و شراب وغیرہ کا کھنڈن موجود ہے - پھر سوامی جی نے بھادوں سمت ۱۹۳۳ مطابق ستمبر ۱۸۷۶ء

میں بھومکا تصنیف کرنا آرمبھ کیا۔ اُس کے صفحہ ۱۷ اور ۷۰ پر لکھا ہے۔ سب پہلوؤں سے ہمیشہ اور ہر طرح ویرتا کرنا یہہ اہنسا ہے۔ جو اپاسک کے واسطے ضروری ہے۔ المختصر،، پھر صفحہ ۲۰۰ سے ۲۰۰ تک مانس و شراب وغیرہ کا کھنڈن کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اتیادی انیک اترتھ کتھا تنتر گرنتھوں میں لکھے ہیں۔ وہ سب ویدآدی شاستر نکتی پرمانوں سے ویرودھ ہونے کے کارن شریشٹ پرشوں کے گرہن کرنے یوگ نہیں۔ کیونکہ مدیہ آدی سیون سے مکتی کبھی نہیں ہو سکتی۔ پرنتو گیان کا ناش اور دکھ ارتھات نرک کی پراپتی ویرگھ کال تک ہوتی ہے۔،،

سمت ۱۹۳۴ مطابق ۱۸۷۷ء میں سوامی جی نے آریہ اودیش رتن مالا تصنیف کی اور بمقام امرتسر طبع کروائی۔ اُس کے نمبر ۴۰ میں لکھا ہے (آریہ) جو سریشٹ سوبھاو۔ دھرماتما۔ پراوپکاری ست ودیا دی گن یکت اور آریہ ورت دیش میں سب دن سے رہتا ہو۔ وہ آریہ ہے۔

نمبر ۵۷۔ پراوپکاری کی تشریح کی ہے۔ اپنی سامرتھ سے دوسرے پرانیوں کے سکھ ہونے کے لئے جو تن من دھن سے پریتن کرتا ہے۔ وہ پراوپکار کہلاتا ہے۔

نمبر ۴۴ دسیو۔ اناریہ جو اناری آریوں کے سوبھاو اور نواس سے پرتھک۔ ڈاکو۔ چور۔ ہنسک کہ جو دشٹ منش ہیں۔ وہ دسیو کہاتے ہیں۔

پھر سوامی جی نے لاہور میں جو ۱۸۷۷ء میں لیکچر دیئے ہیں۔ اُن میں سے ایک دیاکھیان میں فرمایا کہ میں جو ایسا مضبوط اور رشٹ پشٹ ہوں۔ مانس کھانے اور مار چبانے سے نہیں ہوا۔ بلکہ ان آدک کے کھانے اور برہمچریہ سے۔،، اور بھی کئی دفعہ اُنہوں نے مانس کا کھنڈن کیا۔

پھر سوامی جی نے گوکرونا ندھی سمت ۱۹۳۷ مطابق ۱۸۸۱ء میں تصنیف کی اور یہی گرنتھ اُنکی زندگی میں دو بارہ ۲۰ اپریل ۱۸۸۳ء مطابق بساکھ سمت ۱۹۳۹ کو شائع ہوا۔ اُس کے صفحہ ۲ سے ۴ تک ہر طرح مانس و شراب کا کھنڈن کیا ہے۔ اور بڑی پُر زور دلائل سے پھر سوامی جی نے بہادروں پھاگن سمت ۱۹۳۹ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۸۸۲ء کو ستیارتھ پرکاش سماپت کیا۔ اسمیں بمقامات ذیل مانس کا کھنڈن لکھا ہے۔

صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔ کیونکہ جیسے پشو بلوان ہو کر نربلوں کو دکھ دیتے اور مار بھی ڈالتے ہیں۔ جب منش شریر پاکے ویسا ہی کرم کرتے ہیں تو وے منش سوبھاو یکت نہیں۔ کنتو پشو وت ہیں۔ اور جو بلوان ہو کر نربلوں کی رکشا کرتا ہے۔ وہی منش کہاتا ہے۔ اور جو سوارتھ وش ہو کر پرہانی ماتر کرتا رہتا ہے وہ

جانو پشوؤں کا بھی بڑا بھاری ہے۔ (ستیارتھ پرکاش کا دیباچہ)

صفحہ ۴۳ پر لکھا ہے۔ کہ ماتا اور پتا کو اُچِت ہے کہ گربھادھان کے پہلے۔ درمیان۔ اور بعد مادک درب۔ مدہ۔ دُرگندھ۔ روکھہ۔ بُدھی ناشک۔ پدارتھوں کو چھوڑکر جو شانت آروگیہ۔ بل۔ بُدھی پراکرم۔ اور سُوشیلتا سے سبھیتا کو پراپت کریں۔ ویسے گھرت (روغن) دودھ (دودھ) مشٹ (شیرینی) ان پان آدی سریشٹ پدارتھوں کا سیون کریں۔ کہ جس سے رج بیرج سب دوشوں سے رہت ہو کر اُتی اُتم گُن یکت ہو۔" (سمولاس ۲)

صفحہ ۳۵ ۴۴ "جس پرکار آروگیہ۔ ودیا اور بل پراپت ہو۔ اُسی پرکار بھوجن چھادن اور بیوہار کریں۔ کرائیں۔ ارتھات جتنی شُدھا ہو اُس سے کچھ نیون بھوجن کریں۔ مدہ۔ مانس آدی کے سیون سے الگ رہیں" (سمولاس ۲)

صفحہ ۵۰ و ۵۱ پر برہم چاری اور برہم چارنی کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر۔ مدہ۔ مانس۔ پرانیوں کی ہنسا۔ جوا۔ جھوٹ۔ نندا وغیرہ کی ممانعت کی ہے۔ (سمولاس ۳)

صفحہ ۱۴۴۔ ۱۴۶ اتک راج دھرم کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کام سے اُتپن دوشیوں میں سے سب سے بڑے یہہ ہیں۔ نشہ بازی۔ جوا بازی۔ زنا کاری۔ شکار کھیلنا۔ یہہ سارے کے سارے ایک دوسرے سے بڑھ کر بڑے ہیں۔ دُشٹ عادتوں میں پھنس جانے سے مرجانا اچھا ہے۔ المختصر (سمولاس ۶)

صفحہ ۲۶۴۔ جو لوگ مانس بھکشن اور مدہ پان کرتے ہیں۔ انکے شریر اور ویریہ آدی دھاتو بھی دُرگندھ آدی سے دوشت ہوجاتے ہیں۔ اس لیئے انکے سنگ کرنے سے آریوں کو بھی یہہ کُلکشن نہ لگ جائے یہہ تو ٹھیک ہے" (سمولاس ۱۰)

صفحہ ۲۶۵۔ اتنا اوشیہ چاہیئے۔ کہ مدہ مانس کا گرہن کداپی بھول کر بھی نہ کرے" (سمولاس ۱۰)

صفحہ ۲۶۶۔ "مسلمان۔ عیسائی آدمی۔ مدہ مانس آہاریوں کے ہاتھ کے کھانے میں آریوں کو بھی مانس آدی کھانا پینا اپرادھ پیچھے لگ پڑتا ہے۔ پرنتو آپس میں آریوں کا ایک بھوجن ہونے میں کوئی بھی دوش نہیں دیکھتا" (سمولاس ۱۰)

صفحہ ۲۶۷۔ اور مدہ مانس آہاری ملیچھ کہ جنکا شریر مدہ مانس کے پرمانوں ہی سے پورت ہے۔ اُنکے ہاتھ کا نہ کھاویں۔" (سمولاس ۱۰)

صفحہ ۲۰۷۔ گائے۔ بکری۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ بھیڑ۔ گدھے وغیرہ بھی بڑے اپکارک ہوتے ہیں۔ ان پشوؤں کے مارنے والوں کو سب منشوں کی ہتیا کرنے والے جانیے گا،، (سمولاس ۱۰)

پرانک۔ جو سبھی اہنسک ہو جائیں تو بیاگھر آدی پشو اتنے بڑھ جائیں کہ سب گائے آدی پشوؤں کو مار کھائیں۔ تمہارا پورشارتھ ہی ویرتھ ہو جائے۔

اوتّر۔ یہ راج پرشوں کا کام ہے کہ جو ہانی کارک پشو وا منشیہ ہوں انکو ڈنڈ دیویں۔ اور پران سے بھی ویُکت کر دیویں۔

پرانک۔ پھر کیا ان کا مانس پھینک دیں۔

اوتّر۔ چاہے پھینک دیں۔ چاہے کتے آدی مانس اہاریوں کو کھلا دیویں۔ وا جلا دیویں۔ اتھوا کوئی مانس اہاری کھا وے تو بھی سنسار کی کچھ ہانی نہیں ہوتی۔ کنتو اس منشیہ کا سوبھاؤ مانس اہاری ہو کر ہنسک ہو سکتا ہے۔ جتنا ہنسا اور چوری وشواس گھات چھل کپٹ آدی سے پدارتھوں کو پراپت ہو کر بھوگ کرنا ہے وہ ابھکش اور اہنسا دھرم آدی کرموں سے پراپت ہو کر بھوجن آدی کرنا بھکش ہے۔ جن پدارتھوں سے سواستھیہ روگ ناش۔ بدھی بل۔ پراکرم۔ ورِدّھی اور آیو ورِدّھی ہو جائے۔ ان تنڈل آدی۔ گندم۔ پھل۔ مول۔ کند۔ دودھ گھی۔ مِٹھا آدی۔ پدارتھوں کا سیون یتھایوگ۔ پاک میل کر کے یتھوچت سمے پر متاہار بھوجن کرنا سب بھکش کہاتا ہے۔ جتنے پدارتھ اپنی پرکرتی سے وردّھ وکار کرنے والے ہیں ان ان کا سروتھا تیاگ کرے۔ اور جو جو جس کے لیئے وہت ہے۔ ان ان پدارتھوں کا گرہن کرنا یہ بھی بھکش ہے۔،، (سمولاس ۱۰)

صفحہ ۲۷۶۔ جیسے کہ مدیہ سیون۔ بال اوستھا میں وواہ اور سواچھاچار آدی دوش بڑھ جاتے ہیں،،
(سمولاس ۱۱)

صفحہ ۲۸۴ پشچات جب وشیاسکت ہوئے تو مانس مدیہ کا سیون گپت گپت کرنے لگے (سمولاس ۱۱)

۲۸۶ و ۲۸۷۔ ارتھات یگ میں مانس کھانے میں دوش نہیں ایسی پامرین کی باتیں وام مارگیوں نے چلائی ہیں۔ مانس بھکشن کرنے۔ مدیہ پینے۔ پراستری گمن کرنے۔ آدی میں دوش نہیں۔ یہ کہنا چھوکرا پن ہے۔ کیونکہ بنا پرانیوں کے پیڑا دیئے مانس پراپت نہیں ہو سکتا۔ اور بنا اپرادھ کے پیڑا دینا دھرم کا کام نہیں۔،، (سمولاس ۱۰)

پشو مار کر ہوم کرنا وید آدی ست شاستروں میں کہیں نہیں لکھا ،، (سمولاس ۱۲)
۲۹۹
اور جو ماس کھانا ہے۔ یہہ بھی انہیں بام مارگی ٹیکا کاروں کی لیلا ہے۔ اس لیئے اُن کو راکشش* کہنا اوچت ہے

پرنتو ویدوں میں کہیں ماس کا کھانا نہیں لکھا۔ اس لیئے اتیادی متھیا باتوں کا پاپ اُن ٹیکا کاروں کو اور جنھوں نے ویدوں کے جانے سُنے بنا من مانی نندا کی ہے نسندیہہ اُن کو لگیگا۔ سچ تو یہہ ہے کہ جنھوں نے ویدوں سے ورودھ کیا اور کرتے ہیں۔ اور کریں گے۔ وے اوشیہ اودیا روپی اندھکار میں پڑکے سُکھ کے بدلے دارُن دُکھ جتنا پاویں۔ اُتنا ہی نیون ہے۔ اس لیئے منُش ماتر کو ویدانوکول چلنا اوچت ہے۔ جو بام مارگیوں نے متھیا کپول کلپت کرکے ویدوں کے نام سے اپنا پریوجن سدھ کرنا ارتھات جس بھ دلخواہ مدیہ پان۔ ماس کھانے۔ اور پر استری گمن کرنے آدی دُشٹ کاموں کے پرورتی ہونے کی ارتھ ویدوں کو کلنک لگایا۔ انہیں باتوں کو دیکھہ کر چارواک۔ بودھ۔ جینی لوگ۔ ویدوں کی نندا کرنے لگے اور پرتھک ایک وید ورودھ انیشر وادی (منکر از خدا) ارتھات ناستک مت چلالیا۔ جو چارواک آدی ویدوں کا مول ارتھ وچارتے۔ تو جھوٹے ٹیکاؤں کو دیکھ کر ست ویدوکت مت سے کیوں ہاتھہ دھو بیٹھتے۔ کیا کریں بچارے

किनाशकालेविपरीतबुद्धि

جب نشٹ بھرشٹ ہونیکا سمے آتا ہے۔ تب منُش کی اُلٹی بُدھی ہو جاتی ہے ،، (سمولاس ۱۲)

صفحہ ۴۷۰ و ۴۸۱ پر عیسائیوں اور یہودیوں کے خدا کی بابت گوشت خوری کا الزام لگایا ہے۔ اور گوشت خوری پر اعتراض بھی کیا ہے۔ اعتراض نمبر ۹ و ۱۵ (سمولاس ۱۳)

صفحہ ۵۳۱ وغیرہ میں مسلمانوں پر گوشت خوری کی بابت اعتراض کیئے ہیں۔ (سمولاس ۱۴)

صفحہ ۵۷۹ کے نمبر ۲۴ میں سومنتیہ (اپنے اعتقاد) کے بیان میں فرمایا ہے۔ ستیہ یہہ ہم آدی کا ذکر ہے

* راکشش لفظ سنسکرت ہے۔ ویدک میں اس کے ارتھہ یہہ ہیں۔

"अमर्षणामननुबंधं कोपप्रहारम् क्रूरमाहारमाश्रैविमांस प्रयतमं स्वपनायासं बहुलमीर्ष्यम राक्षसविद्यात्"

ترجمہ۔ سہن شکتی سے رہت ہٹ کرنیوالا۔ غصہ سے مارنے والا۔ کٹھور خوراک میں رُچی رکھنے والا۔ ماس کو بہت چاہنے والا۔ سونے کے واسطے بہت شرم کرنیوالا۔ بہت ایرشا کرنیوالیکو راکشش کہتے ہیں۔

اوریم کی تشریح (دیکھو صفحہ ۷۴ نمو لاحسں ؟) نمبر ۱۸ یگیہ کی تشریح جسمیں سب جیووں کو سکھ پہونچانا ہے۔ اسکو اوتم سمجھتا ہوں۔ اور ایسا ہی نمبر ۱۳ و ۱۴ میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے اور انت میں پرکرن دوسرے کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۵۰ اور دوسرے پرکرن میں دیکھو مانس کا کھنڈن (صفحہ ۴۳ پر)

مشہور محقق پنڈت تارا ناتھ ترک واچسپتی اپنے کوش میں لکھتے ہیں۔

वामाचार पु० नाम: वेदादि विरुद्ध आचार: । तन्त्रोक्ते मद्यमांसादि सेवनरूपे आचरणे ॥ शब्दस्तोममहानिधि पृष्ठ १०१६

شبد استوم مہاندہی مطبوعہ بار دوم ۱۸۷۶ء کلکتہ صفحہ ۱۰۱۶

ترجمہ۔ یہہ مت بام مارگ وید آدک ست شاستروں کے خلاف طریقہ کو کہتے ہیں۔ یہ بالکل تنتروں کے مطابق ہے۔ اس طریقہ میں مدہ مانس وغیرہ چیزوں کا سیون کرنا پڑتا ہے۔"

وید سے مانس کھنڈن کے پرمان

(۱) منتر اتھروید

यआमं मांसमदन्ति पौरुषेयं चये क्रवि।

गर्भान्खादन्ति केशवास्तानितो नाशयामसि॥ अथर्व का० ८-६-२३

ترجمہ۔ جو کچے مانس کو کھاتے ہیں۔ اور جو آدمی کے بنائے ہوئے مانس کو یعنی پکا کر کھاتے ہیں۔ اور جو انڈوں کو کھاتے ہیں۔ ایسے دشٹوں کا میں ناش کرتا ہوں۔

(۲) منتر اتھروید

यथामांसं यथासुरा यथाक्षा अधिदेवने यथापुंसो वृषण्यत: स्त्रियां निहन्यते मन:। एवाते अघ्न्ये मनोधिवत्से निहन्यताम॥ अथर्व का० ६ व० १० म० १

ترجمہ۔ جیسے مانس۔ جیسے شراب۔ جیسے جوا (برائی اور اپرائی سے داؤ لگانا) اور جیسے زنا (بیبچار) سے من ہنن ہوتا ہے۔ ایسے ہی اے استری تیرا من بھی پرپرش میں ہنن ہوتا ہے۔ اسی وید منتر کی تفسیر منوسمرتی میں کیگئی ہے۔

पानमक्षा: स्त्रियश्चैव मृगयाचयथा क्रमम्।

एतत्कष्टतमं विद्याच्चतुष्कं कामजे गणे॥ म० अ० ७ श्लो० ५०

ترجمہ۔ نشہ پیا۔ جوا کھیلنا۔ زنا۔ شکار کھیلنا۔ یہہ چاروں کام سے اوتپن ہونیوالی خرابیوں سے بمقابلہ

ایکدوسرے کے بہت دکھدائی ہیں۔

اور پھر یہ ہے میں صاف بتلایا ہے کہ دُشٹ ولیسنوں میں پھنسنے سے مرجانا اچھا ہے۔ کیونکہ جو دُشٹ آچاری پرُش ہے۔ جتنا وہ زیادہ جئیگا اتنا زیادہ پاپ کریگا۔

(۳) منتر۔ رگوید

ये वाजिनं परि पश्यन्ति पक्वं य ईमाहुः सुरभिर्निर्हरेति। ये चार्वतो मांसभिक्षामुपासत उतो तेषामभिगूर्तिर्न इन्वतु॥ ऋ० मं० १ अ० १२ सू० १६२ मं० १२

بھاوارتھ۔ جو لوگ ان اور جل کو شُدھ کرنا۔ پکانا اور اُسکا بھوجن کرنا جانتے اور ماس کو چھوڑ کر بھوجن کرتے ہیں۔ وے آدمی اُتم ہوتے ہیں۔

(۴) منتر۔ رگوید

यन्नीक्षणं मांस्पचन्या उखाया या पात्राणि यूष्ण आसेचनानि। ऊष्मण्यापिधाना चरूणामङ्काः सूनाः परि भूषन्त्यश्वम्॥ ऋ० मं० १ अ० १२ सू० १६२ मं० १३

بھاوارتھ۔ جو منش مانس آدی کے پکانے کے دوش سے رہت برتنوں کے دھرنے جل آدی اُسمیں چھوڑنے اگنی کو جلانے اور اُسکو ڈھکنوں سے ڈھانپنے کو جانتے ہیں۔ وے پاک ودیا میں کوشل ہوتے ہیں۔ یجروید کے ادھیا ۲۵ منتر ۳۷ پر سوامی جی لکھتے ہیں۔ یدی کوئی گھوڑے آدی اُپکاری پشوؤں اور اُتم پکشیوں کا مانس کھاوے۔ تو اُن کو بھیا پرادا اوشیہ ڈنڈ دینا چاہئیے۔

اور اسی طرح یجروید بھاشیہ ادھیا ۲۵ منتر ۳۷ کے بھاوارتھ میں لکھتے ہیں۔ ہے منشو جیسے ودوان جن مانس آہاریوں کو نرورت کر گھوڑے آدی پشوؤں کی بردھی اور رکشا کرتے ہیں۔ ویسے تم بھی کرو۔ اور اگنی آدی گُنوں سے الگ رکھو۔

یجروید ادھیا ۱ منتر ۱ میں

प्रजां मे पाहि पशून्मे पाहि — ترجمہ۔ جگدیشور آپ میری پرجا اور پشوؤں کے پالن کیجئے۔

یجروید ادھیا ۳۶ منتر ۱۸ میں

मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे। —

ترجمہ۔ میں مِتر کی درشٹی سے سب پرانیوں کو بھلے پرکار دیکھوں۔

یجروید ادھیا ۳۶ منتر ۸ میں

शं नो अस्तु द्विपदे शं चतुष्पदे — ترجمہ۔ اے پربھو آپ کی

کرپاسے دو پاؤں اور چوپائے سب کی کلیان ہو۔

۹ یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴۷ کا بھاوارتھ منشوں کو اوچت ہے۔ کہ بکری اور موٹا ادی بہت لبٹ پشو پکھشیوں کو نہ ماریں اور اُنکی رکھشا کرکے اوپکار کے لئے سنکیت کریں۔

۱۰ یجروید ۱۳ ادھیائے منتر ۵۰ کا بھاوارتھ ہے۔ راجن جن بھیڑ آدی کے روم اور توچا منشوں کے سکھوں کے لئے ہوتے ہیں۔ اور جو اونٹ بھار اٹھاتے ہیں منشوں کو سکھ دیتے ہیں۔ ان کو جو دشٹ جن مارا چاہیں اُن کو سنسار کے دکھدائی سمجھو۔ اور اُن کو اچھے پرکار ڈنڈ دینا چاہئے۔

۱۱ یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴۹ کا بھاوارتھ ہے۔ راج پرشو تم لوگوں کو چاہئے۔ کہ جن بیل آدی پشوؤں کے پربھاو سے کھیتی آدی کام ہوتے ہیں۔ اور جن گو آدی سے دودھ۔ گھی آدی اُتم پدارتھ ہوتے ہیں اور جن کے دودھ آدی سے سب پرجا کی رکھیا ہوتی ہے۔ اُن کو کبھی مت مارو۔ اور جو جن ان اوپکارک پشوؤں کو ماریں۔ اُن کو راجہ آدی نیائے ادھیش اتینت ڈنڈ دیوے۔

۱۲ یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴۸ کا بھاوارتھ منشوں کو اوچت ہے کہ ایک کھر والے گھوڑے آدی پشوؤں اور اوپکارک بن کے پشوؤں کو کبھی نہ مارے۔ جن کے مارنے سے جگت کی ہانی اور نہ مارنے سے سب کا اوپکار ہوتا ہے۔ اُنکا سدیو پالن پوشن کرے۔ اور جو ہانی کارک پشو ہوں اُن کو مارے۔

۱۳ یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴۴ کا بھاوارتھ۔ کوئی بھی منش سب کے اپکار کرنے ہارے پشوؤں کو کبھی نہ ماریں۔ کنتو اُنکی اچھے پرکار رکھشا کر۔ اور ان سے اپکار لیکر سب منشوں کو آنند دیوے۔ جن جنگلی پشوؤں سے گاؤں کے پشو کھیتی اور منشوں کی ہانی ہو۔ اُن کو راج پرش ماریں اور بندھن کریں۔

۱۴ ایسا ہی اتھروید کانڈ ۵ ورگ ۱۴ منتر ۱۔ اور کانڈ ۳ ورگ ۲۵ منتر ۵ و کانڈ ۱۲ ورگ ۲ منتر ۱۵ میں صاف طور پر طاؤس۔ بکرا۔ کونج۔ بھیڑ۔ گھوڑے۔ گائے۔ بکری وغیرہ بے آزار جانوروں کے مارنے کی سخت ممانعت کیگئی ہیں۔ اور کانڈ ۴ ورگ ۳۶ منتر ۷ و ۸ اور کانڈ ۵ ورگ ۲۹ منتر ۱۰ و ۱۲ میں ماس کھانے والوں کو بھکش۔ پشاچ۔ یاتو دھان یعنی دُشٹ بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح سکرناوی ویشیشک شاستر میں لکھے ہیں

तदुष्टभोजने नविद्यते ॥ वै० अ० ६ आहि० १ सू० ६

تب ... دشٹ بھوجن میں نہیں ہے۔

दुष्टहिंसायाम। वै० अ० ६ अहि० १ सू० ७

ترجمہ۔ دُشٹ بہو جن وہ ہے جسمیں ہنسا ہو۔

तस्य समभिव्याहारतो दोषः। वै० अ० ६ अहि० १ सू० ८

ترجمہ کیونکہ اسکے کہانے اور کہانے والے کے سنگ سے دوش لگتا ہے۔

तददुष्टे न विद्यते॥ वै० अ० ६ अ० १ सू० ९

ترجمہ لیکن ہنسا سے رہت بھوجن مین وہ دوش نہیں ہے۔

पुनर्विशिष्टे प्रवृत्ति वै० अ० ६ अन्ह० १ सू० १०

ترجمہ اور ہنسا رہت بہوجن سے ہی عمدہ کاموں میں پرورتی ہوتی ہے۔

اس کے بہاش میں گوتم مہامنی جی نے لکھا ہے۔ صفحہ ۲۰۔

तत्र सामान्यानि धर्मशार्धा अहिंसाभूतहित तत्वं सत्यवचनमस्तेयं॥

اسی کے مطابق منو بھی لکھتا ہے۔ ۱۰/۶۳ ۔ اہنسا۔ ست۔ استی۔ شوچ۔ اندری نگرہ۔ یہہ سادہارن دہرم چاروں ورنوں کے واسطے ہے۔

مہامنی پاتنجل جی کی رائے

از یوگ شاستر

अहिंसा सत्यास्तेय ब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः यो० पा० २ सू० ३०

ترجمہ۔ اہنسا۔ ست۔ استی۔ برہم چرج۔ اپری گرہ۔ یہہ پانچ یم ہیں۔

तत्राहिंसा सर्वथा सर्वदा सर्वभूतानाम नभिद्रोहः। उत्तरे च यमनियमास्तन्मूलास्तत्सिद्धिपरतया तत्प्रतिपादनाय प्रतिपाद्यन्ते॥

اسپر بیاس جی نے تفسیر کی ہے۔ سب پرکار سے سب کال سے سب پرانیوں سے ورودہ کے تیاگ کو اہنسا کہتے ہیں۔ یہہ اہنسا ستیہ آدی باقی یموں کا مول ہے۔ اس کے سدہ ہونے سے وے سب سدہ ہوتے ہیں۔ اور وے سب اسی کو پشٹ کرنے کے لئے اوپدیش کئے گئے ہیں۔

اس بیاس بہاش کے اوپر بہوج دیو راج رشی اپنی برتی میں کہتے ہیں۔

तत्र प्राणवियोगप्रयोजनव्यापारो हिंसा सा च सर्वानर्थहेतुस्तदभावोऽहिंसा।

ترجمہ۔ کسی پرانی کے پران کا بیوگ کرنا اسکا نام ہنسا ہے۔ وہ سب انرتھوں کا کارن ہے۔ اُس کے نہ کرنے کو اہنسا کہتے ہیں۔ ہنسا سب پرکار سے تیاگنے یوگ ہے۔ سمادھی پراپت کرنے میں پہلا سادھن یم ہے۔ اور یم میں پہلا اپدیش اہنسا ہے۔ (دیکھئے اس سے صاف طور پر ظاہر ہے۔ کہ گوشت خوری ایشور پراپتی کی جڑ کاٹتی ہے)

जातिदेशकालसमयानवच्छिन्नाः सार्वभौमा महाव्रतम् यो० पा० २ सू० ३१

ترجمہ۔ جاتی۔ دیش۔ کال۔ اور سمے کے لحاظ سے ہنسا چار پرکار کی ہوتی ہے۔ پس سب جاتیوں کو۔ سب دیشوں میں ہر وقت اور ہر حالت میں اہنسا دھرم کو پالن کرنا چاہئے۔

वितर्का हिंसादयः कृतकारितानुमोदिता लोभक्रोधमोहपूर्वका मृदुमध्याधिमात्रा दुःखाज्ञानानन्तफला इति प्रतिपक्षभावनम्॥ योग भा० २ सू० ३४

ترجمہ۔ ماس کھانے کے لئے ہنسا کرنا کرانا وانومتی دینا ہوتا ہے۔ لوبھ موہ آدی کرودھ کے باعث سے ہنسا کے بہت بھید ہیں۔ وہ سب ہی دوکھ اگیان آدی انت پاپ کے ہیں۔ ایشور کی ویوستھا سے دینے والے ہیں یعنی ان سب پرکار کی ہنسا مانس کرنے سے کرنیوالے کو انت دوکھ اور اگیان روپی پھل پراپت ہوتے ہیں۔

अहिंसाप्रतिष्ठायां तत्सन्निधौ वैरत्यागः यो० पा० २ सू० ३५

ترجمہ۔ جب اہنسا (کسی پرانی مار کو کسی پرکار کا دکھ نہ دینا) یہ دھرم نشچے ہو جاتا ہے۔ تب اس پرش کے من سے ویر بھاؤ چھوٹ جاتا ہے۔

مخالفوں کے پیش کردہ منتروں کا ترجمہ جن سے وہ بخیال خود ماس بھکشن سدھ کرنا چاہتے ہیں

अपूपवान्मांसवांश्चरुरेह सीदतु। लोककृतः पथिकृतो यजामहे ये देवानां हुतभागा इह स्थ॥ अथर्व कां० १८ वर्ग ४ मं० २० صفحہ ۳۸

यं ते मन्थं यमोदनं यन्मांसं निपृणामि ते। ते ते सन्तु स्वधावन्तो मधुमन्तो घृतश्चुतः॥ अथर्व कां० १८ वर्ग ४ मं० ४२

منتر ۲ کے مشکل شبدوں کے ارتھ (اپوپان) تل (دی دھانس) مردار شریر دو کہیدانا دی گوشت پاد ۳ سوتر بہہ ۹ (چرو) ہوان کی سامگری (دیدلون) یہہ پہا ہے۔ دو پور بکت دھاتو سے جسکے معنی نشٹ کرنے کے ہیں (دیکھو دھاتو پاٹھ صفحہ ۱۱۲ سطر ۲۰) یہہ دونوں منتر ۲۰ و ۳۰ ایک ہی کنڈکا کے اور یہہ باہم ہیں ۷ و ۱۰ دیں منتر یعنی مردہ شریر کے جلانے کی بابت ہیں۔ اس کنڈ کا میں ۹ منتر ہیں۔ ہم ناظرین کو اس تمام کنڈکا کو دیکھنے کی سفارش کرتے ہوئے چند منتروں کے ٹکڑے اپنے ارتھ کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ اس رنگ کا پہلا منتر جسکی طرف منشا طلب ہو کر بتایا جاتا ہے جس میں دید منتر پر چھوڑ دیا ہے جسکے معنی یہہ ہیں کہ پرمیشور جگت سرشٹی کے پیدا کرنیوالے ہنڈار میں پرواز کر ستروں کے مارگ سے۔ دوسرے منتر میں یان اور سورگ لوگ لفظ موجود ہیں۔ جسکا ارتھ یہہ ہے کہ تو ان دو راستوں سے جن سے یگیہ کرنیوالے سورگ لوگ کو جاتے ہیں۔ دو مارگ یعنی پتری یان اور دیویان پرسدھ ہیں (مفصل دیکھو دید بھاش بھومکا صفحہ ۲۰۵) تیسرے منتر میں بھی یہی یعنی یگ یا تلا۔ آدتیا وغیرہ شبد موجود ہیں۔ دسویں منتر میں بھی ذکر ہے۔ کہ ہوا گنی آپ ہیں جیو کو سورگ لوگ میں سینکڑوں سو قسم کی کیتوں سے رشی والی ہاں والی دارالسعادہ۔ جہاں مکت جیوآتما ہو گئے ہیں۔ قدیم رشی اور آکاش کے اعلیٰ ذات سورج کی کرنوں دوارا جیو کی مکتی ملتے ہیں۔ (منتر ختم کے پیچھے سے ڈبی فاطرہ مطالعہ کرو) منتر نمبر ۳۰ کا ترجمہ ارتھوں کی سامگری کے ساتھ مردہ شریر کو جلا دو۔ اس میں مانس کھانے یا جیو کو مارنے کا ہرگز ذکر نہیں۔

منتر ۴ کا ترجمہ جو کھی چاول مردہ شریر کا مانس تجھ میں ڈالتا ہوں۔ وے سب پرشست ان مادھو یہ اول کے جھرنے دار ہوں۔

چونکہ یہہ ساری کنڈکا مردہ سنسکار کے بارہ میں ہے سوائے اس کے مانس بھکشن سدھ کرنا ٹیڑھی بہاری بھول ہے سیدھ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کہ کسی نے پوچھا کہ چاند اور سورج کیا ہیں جواب دیا کہ دو روٹیاں۔ ایسے ہی جہاں لفظ مانس دیکھا نہ مضمون سے مطلب اور نہ منشا سے غرض گوشت خوری کا خیال آ گیا۔

यतद्वाडस्थारीयोमदधिगवन्दीर वा

मांसंवा तदेवनाश्नीयात्। अथर्व कां० ९ व० ६ कंडका ३ मं० २६ صفحہ ۳۷۰

مشکل الفاظ کے معنے۔ سواد یم لذیذ۔ سواد لذت کو کہتے ہیں۔ (ادھی گوم) ادھی کے معنے اوپر کے ہیں (دیکھو دید انگ پرکاش اپدوارتھ صفحہ ۲) مثلاً ادھی راج راجاؤں کے اوپر وغیرہ۔ گوم بنا ہے گو + اج پرتیہ سے گو کے معنے دشا یا لوبر کرنے کے ہیں۔ (دیکھو دھاتو پاٹھ صفحہ ۲۴ سطر ۱۰) (کھشیر) دودھ۔ مانس کے معنے گوشت (نہ اشنیات) نہیں کھانا چاہئیے۔ اشنیات کھانے کے ارتھ میں ہے۔ جیسے بھل اشنیات اور اناہار اشن سنسکار وغیرہ۔ **لفظی ترجمہ** (دودھ جس گو بر پا موتا وریہ سے مل گیا ہو۔ وہ اگر لذیذ بھی ہو۔ اور مانس انکو کبھی نہیں کھانا چاہئیے۔ بعضے دیدک محاورہ سے ناواقف یا کسی تعصب کے ہوئے اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اس منتر میں اتھی پور دھم یعنی اتھی سے پہلے محذوف ہے۔ کیونکہ یہہ الفاظ اوپر کے منتر میں آتے ہیں۔ گو یہہ اعتراض کئی وجوہ سے باطل ہے۔ وجہ اول دید اشٹادھیائی کے سوتر نہیں ہیں۔ کہ وہ خود اپنا ارتھ نہیں رکھتے جب تک کہ پہلے سوتروں کے الفاظ نہ جوڑے جاویں۔ اور نہ دید کے کسی منتر میں محذوف الفاظ رہتے ہیں۔

وجہ دوم دید میں انو درتی آنیکا سلسلہ نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں خبر اور مبتدا موجود رہتے ہیں۔

وجہ سوم اس کنڈکا کا ہر ایک منتر بذات خود مکمل اور مبتدا و خبر اسمیں موجود ہے۔

وجہ چہارم دید میں پسپر درودہ نہیں ہے۔ حالانکہ اس سے پرسپر درودہ آتا ہے۔ (دیکھو رگوید منڈل سکت ۱۶۴ منتر ۲۴ کا سوامی جی کا بھاشیہ۔)

اب ہم بتلاتے ہیں، کہ اس کنڈکا میں کیسا اتم ریت سے اپدیش کا سلسلہ ہے۔ اس کنڈکا میں ۳۱ سے ۳۹ تک ۹ منتر ہیں۔ ۳۱ سے ۳۶ تک کے منتروں کے ارتھوں کا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ اتھی یعنی مہمان سے پیشتر بھوجن نہیں کھانا چاہئیے۔ ۳۷ میں مہمان کے صفات بتلائے ہیں کہ وہ شروتریہ یعنی وید کے جاننے والا ہونا چاہئیے۔ منتر ۳۱ سے ۳۶ تک لفظ پوردھ اتھی آتا ہے۔ اور ان سب میں جو ہے۔ وید کے پڑھنے والے جانتے ہیں۔ کہ وید منتروں میں جب ایک جزو دوسرے منتروں کے ٹکڑے آنے لگتے ہیں تو ایک صفحہ کا اس ٹکڑے کو لکھ دیتے ہیں۔ پہلا منتر پورا لکھتے ہیں اور جب مضمون ختم ہوتا ہے۔ تو آخری منتر بھی پورا لکھتے ہیں۔ دیہ، اتہ

یہاں پر موجود ہیں۔ ناظرین اتھرو وید نکالکر لاحظہ فرمالیں۔ منتر ۳۷ میں اتھتی کی تعریف ہے۔ وہاں وہ لفظ نہیں آیا ہے اور ۳۸ میں یجمان کے لئے اُتسا بڑہانیوالی آگیا ہے۔ اور ۳۹ میں دونوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس منتر میں نہ اتھتی کا لفظ ہے۔ اور نہ یجمان کا۔ اور نہ کوئی وقت کی قید ہے۔ اسواسطے یہہ دہارن یا مدامی ہدایت ہے۔ جو اصحاب اس ۳۹ منتر کا اور طرح ارتھ کریں۔ وہ اپنا ثبوت پیش کریں۔ یا کسی پرانے رشی کا پرمان دیں۔ جس سے ہم خود سمجھ لیں کہ یہاں اسکے من مانے الفاظ محذوف ہیں۔

منتر (۴)

सयरावं विद्वान मांस मुपसिच्योपहराति। यावद्द्वादशाहेने ष्ट्वा सुसमृद्धेनाव रुन्धे तावदेवे नाव रुन्धे॥ अथर्व कां० ९ व० ६ कंडका ४ मं० ४२ صفحہ ۳۰۷

ترجمہ وہ ودوان جو اور کسی عمدہ چیز کو دھو کر بھوجن دیتا ہے۔ وہ اتنا ہی یگ سے جتنا پھل ہوتا ہے۔ اتنا اس کو پھل ہوتا ہے۔ جو ایسا کرتا ہے۔ واضح ہو کہ اس سے اوپر تین منتر اور ہیں۔ ایک میں گھی یا مکھن دینے کا ذکر ہے۔ دوسرے میں دودھ دینے کا ذکر ہے۔ اور تیسرے میں شہد دینے کا اور پانچویں میں پانی دینے کا ارشاد ہے۔ لہذا اس یہہ ورگ سے ثابت ہو گیا بے ترتیبی یک مضامین میں نہیں ہے۔ بنابراں بوجوہات ذیل ثابت ہے۔ کہ یہاں عموماً مانس لفظ کے معنی کسی عمدہ لطیف چیز کے ہیں۔ نہ کہ مانس یعنی گوشت کے۔

وجہ اول۔ نروکت میں جو ویدوں کا نہایت مستند کوش ہے۔ مانس شبد کے یہہ معنے لکھے ہیں۔

मांसं माननं वा मानसं वा — मनोऽस्मिन्सीदतीति वा॥ निरुक्त पू० ष० अ० ४ पा० १ ख० ३

ترجمہ مانس (ماں) دھاتو سے بنتا ہے۔ اُسکا ارتھ پڑن ہے۔ یا من کی منبہ ہی یا جسمیں لگتا ہے۔ یہہ ہیں مانس شبد کی معنے ہیں

وجہ دوئم۔ اسی سے ورگ میں گھی دودھ۔ شہد۔ پانی۔ سب بہنے والی چیزیں ہیں۔ بنابراں یہہ بھی کوئی مرطوب چیز ہے یعنی بہنے والی شئے کا مردار گوشت نہیں۔

وجہ سوئم۔ اسمیں پکانے۔ کاٹنے۔ یا خون سے جدا کرنے کا ذکر نہیں۔ بنابراں یہ گوشت نہیں کوئی اور چیز ہے۔
وجہ چہارم۔ اسمیں یہ نہیں بتلایا کہ کس جانور کا گوشت۔ اگر یہ گوشت ہوتا تو ضرور آپ کا مطلب سدہ تھا۔ مگر وہ تو باطل ہی رہا۔ آپ نہیں سدہ کر سکتے ہیں۔ کہ کتے کا ماس۔ آدمی کا ماس۔ یا الو کا ماس۔ صرف مجمل لفظ کے وہی معنے ہونگے۔ جو نروکت کا رشی نے کئے ہیں۔ نہ کہ کچھ اور۔ حالانکہ جس کے اوپر پہلے ورگ میں ہی لکھا ہے۔ کہ مانس تو ہرگز نہ کہاوے۔

وجہ پنجم - یہہ کوئی چیز دہو کر یا صاف کر کے پڑہنے کی ہے - نہ کہ پکانے کی لائق چیز یا ایسی گہونونی چیز جیسی کہ گوشت مطلب ظاہر کنندہ کا یہہ ہے - کہ گھی - دودہ - شہد - اور دیگر کوئی عمدہ چیز جیسے عرق - سوم - شربت کہیر جو خاص کر وقت ہون دیویں - بعد ازاں پانی دیوے - پس کسی طرح اس ورگ میں مانس کہانیکا ذکر نہیں -

ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ سب پاپنچوں منتر اگرساد ہارن اتہتی یا مہمان کی بابت ہیں - تب تو ہم نے بتلا دیا کہ نروکت کے مطابق وہاں مانس شبد کے معنے کسی عمدہ لطیف اشیاء کے ہیں - اور اگر ہون کا دشہ ہے جیسی کہ مہیدان پنڈتوں کا خیال ہے - تو مانس لفظ کے معنے جٹاماسی یعنی بال چہڑ کے ہیں جو ہون کی سامگری میں سے ایک چیز ہے - (دیکھو جیمز دِن صاحب کی سنسکرت و انگلش ڈکشنری) اور ایسا ہی شبد ستوم ہاندھی میں بھی لکھا ہے - دیکھو (ردیف م) اس کے سوا ہون میں مانس نہ پڑنے کا ایک اور بہی مضبوط ثبوت ہے سوتر میں لکھا ہے -

हौमयचमांसवर्ज॥ आश्वलायनगृह्यसूत्र अ०१ खंड ९ सू०६

ترجمہ یعنی ہون کی سامگری کے پدارتھوں میں مانس ہرگز نہیں ہے - اور منو ۱۱ میں بہی لکہا ہے - کہ شراب اور مانس پشاچوں اور راکھشوں کی خوراک ہے - وہ برہمنوں کو نہ کہانا چاہیئے - کیونکہ وہ تو دیوتوں اور منیوں کے ان پہل پہول کند مول کے کہانیوالا ہے - جو ہون کے لائق چیزیں ہیں -

اور اتہروید کانڈ ۱۲ - انواک ۵ منتر ۱۰ میں پرمیشور نے کہان پان کی بابت صاف طور پر ارشاد فرمایا ہے -

पयश्चरसश्चान्नं चान्नाद्यं च ऋतंच सत्यंचेष्टंच पूर्तंच प्रजाच पश
वश्च॥ अ०१२-५-१०

ترجمہ - جو دودہ اور جل آدی - اور جو رس ارتہات شکر اور شدہی اور گھی آدی ہیں - انکو ویدک شاستروں کی ریتی سے جہادت شودہ کے بہوجن آدی کیے ہیں - ویدک شاستر کی ریتی سے چاول آدی غلہ (ان) کا جہادت سنسکار کرکے بہوجن کرنا چاہیئے - (دیکھو صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶ اور وید بہاش بہومکا)

پس سب وید ماننے والوں کو یوگ ہے کہ وچار کرکے ست شاستر کی ریتی انوسار مدہ یا انس آدی دشٹ چیزوں کا تیاگ کرکے ہمیشہ اُس خوراک کا استعمال کریں - جو خون آلودہ نہ ہو - جسکے واسطے ہمیں بے آزار جانوروں کے گلے پر چہری نہ چلانی پڑے - یہی ایشور کی آگیا ہے -

مانس کھانا پاپ ہے

حصہ دوم

رام چندر کا سچا درشن یعنی بالمیکی رامائن کا سار

رامائن کے مطالعہ سے کسی قسم کا شک باقی نہیں رہتا کہ رامچندر جی مہاراج کس قوم میں سے تھے اور وہ کس خاندان سے پکارے جاتے تھے۔ تمام وید و شاستر کے ماننے والے متفق البیان ہیں۔ کہ وہ سورج بنسی خاندان کے مشہور راج رشی تھے۔ اُنکا جیون تمام ہی ہمیں اپدیش دے رہا ہے۔ کہ وہ آریہ قوم کے سرتاج اور ویدک دھرم کے ماننے والے ستیہ کے پیرو صداقت کے دلدادہ تھے۔ اُنکا دھرم ہمیں رامائن کے اِس ایک ہی شلوک سے مفصل معلوم ہو جاتا ہے۔

रक्षिता स्वस्य धर्मस्य स्वजनस्य च रक्षिता। वेदवेदाङ्गतत्त्वज्ञो-
धनुर्वेदे च निष्ठितः॥ बा॰ का॰ सर्ग १ श्लो॰ १४

ترجمہ۔ اپنے دھرم کی رکھیا کرنے اور رعیت کے پالنے والے وید اور ویدانگ کے تتو کو جاننے والے اور خصوصاً دھنروید کے پورے ماہر تھے۔

وہ ایشور کے بھگت وید کے ماہر۔ اپنی استری کے پیارے رعیت کے دُکھ دور کرنیوالے۔ بھائیوں کو جان سے عزیز ماں باپ کے فرمانبردار۔ آریہ پُتر تھے۔ اقرار کے پکے۔ قول کے سچے۔ وعدہ کے وفا کرنیوالے۔ شریروں راکھشوں مانس اہاریوں کے دشمن اور رشیوں کے صدق دل سے خدمتگار تھے۔ چنانچہ رامائن ایودھیا کانڈ سرگ ۱ اشلوک ۳۰ میں اور کئی دیگر استھانوں میں اس بات کو مصنف رامائن نے اچھی طرح ظاہر کیا ہے۔ علاوہ بریں بال کانڈ سرگ ۱ اشلوک ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ میں لکھا ہے۔

धर्मज्ञः सत्यसंधश्च प्रजानां च हिते रतः। यशस्वी ज्ञानसंपन्नः
शुचिर्वश्यः समाधिमान्॥ प्रजापतिसमः श्रीमान् धाता रिपुनिषूद-
नः। रक्षिता जीवलोकस्य धर्मस्य परिरक्षिता॥ सर्वशास्त्रार्थतत्त्वज्ञः स्मृति-
मान्प्रति भानवान्। सर्वलोकप्रियः साधुरदीनात्मा विचक्षणः॥

सर्वदाभिगतः सद्भिः समुद्र इव सिन्धुभिः आर्यः सर्वसमश्चैव सदैव प्रियदर्शनः ॥

ترجمہ - دھرمگیہ - ست پرتگیہ - پرجا کے ہت میں لگے ہوئے - اقبال والے - گیان سے یگت - اتی پوتر اور بندگی میں تت پر نہیں - شرناگت رکھشک ہیں - برہما جی کی طرح پرجا پالنے والے اور جلال والے - سب اچھی باتوں کے دھارن کرنے والے دشمنوں کے ناش کرنیوالے - سب جانداروں کی رکھیا کرنے والے - دھرم کے نہایت محافظ -

سب شاستر ارتھوں کے سمجھ جانے والے - حافظہ کے نہایت مضبوط - وہاں تجربوی - سب لوگوں کے پریہ - پرم سادھو - پرسن چت - جہاں پنڈت - ادالعلماء والفضلا والغربا یعنی سجنوں کے جائے پناہ - وہ دانوں کے قدردان جیسے سمندر میں سب ندیوں کی پہونچ ہوتی ہے - ویسے ہی سجنوں کی وہاں - پرم شریشٹ ہمیشہ خندہ پیشانی دو کہہ سکھ کو سہن کرنیوالے - پریہ درشن سب گن یکتا اور آریہ پرش تھے -

اسی راماین میں ایک اور جگہ لکھا ہے - کوشلیا کے آنند بڑھانے والے - سمندر کے سمان گمبھیر سوبھاو - ہمالہ کے سمان دھیریہ وان (مستقل مزاج) پراکرم (ہمت) میں یگ کے سمان - چندرماں کیطرح پریہ درشن - کرودھ میں کال اگنی کے سمان - کھشما کرنے میں پرتھوی کے سمان - دان دینے میں کبیر کے سمان - ست بولنے میں گویا دوسرے دھرم راجچندر جی ایسے گنی اور پراکرمی تھے - پھر ایودھیا کانڈ سرگ ۳۳ شلوک ۱۲ میں لکھا ہے -

[illegible]नुक्रोशः श्रुतंशीलंदमः राघवंशोभयन्त्येते षड्गुणाः पुरुषर्षभम् ॥

ترجمہ - اہنسا - دیا - وید آدک سکل شاستروں میں ابھیاس - ست سوبھاو - اندریوں کو اپنے قابو میں رکھنا - شانت چت رہنا - یہہ چھہ گن راگھو (رامچندر) کو زیب دیتے ہیں -

رامچندر جی کی جو تعریف ہم کو راماین سے معلوم ہوتی ہے - اُس سے صاف ظاہر ہے کہ اُنکی زندگی گرہادان سنسکار سے اخیر تک ساری کی ساری ایک سریشٹ آریہ دھرم جیون ہے - چاروں ویدوں کے فاضل اُس گرہادان سنسکار کے یگ میں بھی موجود تھے -

الغرض رامچندر جی چندرماں کی طرح روز بروز ودیا کی اُتم کلاؤں سے سمپورن ہوتے گئے - جب وہ عالم شباب کو پہنچے - ابھی برہمچریہ آشرم پورا نہیں کیا تھا - ہمہ تن شاستر اور شستر ودیا میں مصروف تھے کہ اتفاقاً ایک دن وشوامتر رشی مہاراجہ دسرتھ کے حضور تشریف لائے - اور آکر اپنی سرگزشت سنائی اور کہا کہ جب ہم

یگ کیا کرتے ہیں۔ بس میں دو کام چاری راکھش وگھن (خلل) ڈالا کرتے ہیں۔ جب ہم بہت دنوں تک یگ کرتے رہتے ہیں اور یگ سماپت ہونے پر پہنچتا ہے۔ تو وہ بڑے پراکرمی۔ بڑے چتر۔ ماریچ اور سبہاؤ نامی دو راکھش آکر ویدی پر مانس او سدھر (گوشت اور خون) کی برشا کرنے لگتے ہیں۔ جس سے ہمارے یگ کی پرتگیا اُنکے ایسا کرنے سے بھرشٹ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہاں یہ شلوک موجود ہے۔ بال کانڈ سرگ ۱۹ اشلوک ۶۔

मारीचश्च सुबाहुश्च वीर्यवंतौ सुशिक्षितौ। तौ मांसरुधिरौघेण वेदिं तामभ्यवर्षताम

معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تک بام مارگ کا نام و نشان بھی دُنیا میں موجود نہ تھا۔ اندنوں یہ بھرشٹ مدہ اور مانس ہون کی سامگری میں شمار نہ ہوتے تھے۔ سوائے جنگلی وحشی دیسیوں کے کوئی آریہ پُرش اسکا استعمال نہ کرتا تھا۔ بلکہ پوتر رشیوں کے ہون یگیہ اور اُن کے مقدس کنڈ مدہ مانس کے ڈالنے سے بھرشٹ ہو جاتے تھے۔ نہ کہ پوتر اور پاک۔

مہاراج دسرتھ نے جب یہ حال سُنا تب فرمایا کہ منی جی مہاراج میں بوڑھا ہوں۔ راکھشوں کے مقابلہ کی تاب نہیں شریر روگ گرست ہے۔ رامچندر ناتجربہ کار اور ودیارتھی بلکہ نو عمر ہے۔ کبھی کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ تب وشوامتر نے کہا کہ مہاراج ایسا نہیں ہے۔ رگھوبنس۔ بیروں کا بنس ہے۔ اسکے چھوٹے بچے بھی بہادر ہوتے ہیں۔ اور رامچندر تو اب پورن جوان ہیں۔ آپ کو پدرانہ محبت کے سبب ناتجربہ کار معلوم ہوتے ہیں۔ ورنہ ایسا نہیں۔ آخر کار وششٹ جی نے کہہ سُنکر مہاراج دسرتھ کے دو عزیز لخت جگر رام و لچھمن رشی کے ساتھ کر دیئے۔ وہاں سے کئی منزل دور وشوامتر جی کا آشرم تھا۔ اس تمام سفر میں رام و لچھمن رشی کے برابر دونو کال سندھیا اور اگنی ہوتر کرتے رہے اور پرمیشور کے بھجن میں تت پر رہے۔ اور کئی پرکار کی ودیا بھی رشی سے حاصل کی۔ منزل مقصود پر پہونچکر کچھ مدت وہاں قیام فرمایا اور رشی کا یگ سمپورن کیا۔ دشٹ مانس اہاری راکھشوں کو مار کر اُنکا کام تمام کیا۔ اور بہی کچھ دیا مہاتما وشوامتر سے حاصل کی۔ انہیں ایام میں سیتا کے سوئمبر کا اشتہار بھی وہاں پہونچگیا۔ اور رشی کے ہمراہ دونو شہزادے وہاں جا براجے۔ چنانچہ وہاں بھی خوبی قسمت سے تمام مہاراجگان کے جلسہ عظیم میں رامچندر جی نے ہی دھنش توڑا۔ یعنی شرط سوئمبر کو پورا کیا۔ اور سیتا نے بھی انہیں کے گلے جے مال ڈالی۔ مہاراجہ دسرتھ ایودھیا سے برات شاہانہ لیکر رونق افروز ہوئے اور ایک ہی دن چاروں بھائیوں کا چار کنیاؤں سے بیاہ ہو گیا۔

ایودھیا میں برات کے واپس آنے کے بعد کئی برس تک رامچندر جی اور ایودھیا میں رہے۔ جب پورن ۲۵ برس کی اوستھا میں انہیں ولیعہدی کا ٹیکا ملنے لگا۔ تو انکی سوتیلی ماں کیکئی دختر شاہ ایران ناراض ہوئی۔ اور اُسنے مہاراج سے

اپنے گزشتہ اقراروں کے پورا کرنے کی خواہش کی۔ مہاراج دسرتھ چونکہ عہد کے پیچھے ہٹتے۔ پورا کرنے پر
تیار ہوئے۔ اُنہنے شری رامچندر جی کے لیئے چودہ برس کے بن باس کی اجازت مانگی۔ اور بھرت جی کے لیئے یوراج
بنانے کی صلاح دی۔ آخرکار مہاراج نے طوعاً و کرہاً اجازت دیدی۔ رامچندر جی بسر و چشم قبول فرما کر بن جانے
کو راضی ہوئے۔ سیتا جی نے ساتھ جانے پر اصرار کیا لچھمن جی ہمقدم چلنے پر کمربستہ ہوئے۔ آخر تینوں خوشی خوشی
شاہی لباس اُتار کر رشیوں کی طرح سادہ لباس پہنکر مہاراج کو نمسکار کرنے کے واسطے حاضر ہوئے۔ اُسوقت کیکئی ماتا
ماتا نے یہہ ارشاد کیا۔ کہ تم اِس ابھی کھیک (अभिषेक) کو چھوڑ چودہ برس تک دنڈکارانیہ میں جاؤ۔ باس کرو
یہاں جٹادھاری آدمی جو تپسیوں کو پہننے چاہیئے دھارن کیئے رہنا۔ (ایودھیا کانڈ سرگ ۱۰ شلوک ۲۷) پھر راجہ دسرتھ نے جب دولت
وغیرہ ساتھ لیجانے کو کہا۔ رامچندر جی نے اُتر دیا۔ کہ ہے راجن جب ہم سب بھوگ بلاس چھوڑ کر سنگ ہوئے بن کے
کند مول آدی بھوجن کر جیویں گے۔ تو ہمارے سنگ دھن دولت سینا آدی کا کون کاج ہے" اب ہم کو کنچ سنگ
چلنے سے کیا ہے ہمارے لیئے اب منیوں کو پہننے کے لوگ چیر۔ ملکلا آدی چاہیئے۔ سو منگئے جس میں چودہ برس
تک ہمیں بن میں بسنا ہے جس میں ٹوٹ پھوٹ نہ جائے۔ کند مول کھودنے کے لیئے ایک کُدال (کدال) و ایک پٹاری
چاہیئے۔ سو کہئے کہ کیکئی کی داسیاں تیار لادیں۔ ہم بن کو چلے جاویں۔" (ایودھیا کانڈ سرگ ۳۰ شلوک ۲ و ۴ و ۵)
پھر کیکئی نے یہہ سب چیزیں خود جلدی جاکر تیار کردیں۔ یہی کند مول پھل پھول کھانے کا اقرار کر منیوں کی طرح
رہنے پر درڑھ ہو۔ رامچندر جی گھر سے نکلے۔

اسی طرح رامچندر جی جب ماتا کوشلیا سے ملنے گئے۔ تو وہاں بھی یہ اقرار کیا۔ ایودھیا کانڈ سرگ ۲۰ شلوک ۲۹

चतुर्दशहिवर्षाणि वत्स्यामि निर्जनेवने। कंदमूलफलैर्जीवन् हित्वा

मुनिवदामिषम् ॥

...ے ماتا میں چودہ سال تک بیابان جنگل میں منیوں کی طرح کند مول اور پھلوں سے اپنا جیون گذارتا ہونگا ... کہ
...ت سے (کیونکہ وہ تو راکھشوں کی خوراک ہے)

...ایسا ہی آخرکار ۳۱ ویں شلوک میں بھی لکھا ہے۔ "میں ... بن کے کند مول پھل آدی بھوجن کر [illegible]
...ے چودہ برس نرجن (لق و دق) جنگل میں بسیں گے" اس کے بعد جب کوشلیا نے رامچندر جی کو [illegible]
...ت الوداع کہی ہے۔ وہ بھی سننے کے لایق ہے۔ "منی ہمیشہ ان کئے مہابن میں وچرتے ہوئے تم کو [illegible]
...ب یوتا سکھدائی ہوں راکھشش پشاچ۔ دیت آدی جتنے کرور کرم کرنیوالے ... ہیں ... بن میں [illegible]

کسی کا خوف اے پتر تم کو نہ ہو۔ انکو چھوڑ اور جو دشٹ جاتی ترشاس ہو جن کرتے ہیں بن باسی ہتے ہیں۔ اُن سب کے واسطے بھی میں ایشور سے پرارتھنا کرتی ہوں۔ کہ تم کو بن میں نہ ماریں" (ایودھیا کانڈ سرگ ۲۵ شلوک ۱۶ و ۱۷ و ۲۰)

پھر وہ مقام بھی دیکھنے کے لائق ہے۔ جہاں رامچندر جی بن کا حال سیتا کو سناتے اور وہاں کی تکالیف کا ذکر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "پیاری بن کش سے بھرا ہوا ہے۔ اگر سنہ موسم ہی پھل بھوجن کرنے کو تھوڑے بہت ملتے ہیں۔ رات دن انہیں پر بھروسہ سنتوش کر بیٹھنا پڑتا ہے" "پھر پھل پڑتے دن نہیں ہے کبھی کبھی آپ اس ہی کر پڑتا ہے پھر جتنا ملے گا اتنے ہی سے نرواہ کرنا ہوگا۔ بن واسیوں کو سن مانا بھوجن کبھی نہیں ملتا۔ اس سے بن کٹھن ہے" (ایودھیا کانڈ سرگ ۲۸ شلوک ۱۲ و ۱۳ و ۱۷)

بھارد واج اور رامچندر کی ملاقات میں لکھا ہے "پھر بھرت نے آگے کو بڑھ کر دیکھا۔ تو مہاتما بھارد واج جی اپنے شنشوں کے سنگ بیٹھے ہوئے تپسیا کرتے اور اگنی میں آہوتی دے رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر رام چندر جی پرنام کرنے لگے۔ پرنام کے پیچھے اپنے کو بتلایا۔ کہ ہے منی راج ہم دونو مہاراجہ دسرتھ جی کے پتر ہیں۔ اور رام لکشمن ہمارے نام ہیں یہ جنک کی کنیا ویدیہی ہماری استری ہیں۔ جب ہم بن کو چلے تو یہ بھی پیچھے بن کو چلی آئیں۔ ہمارے پتا جی نے بن باس تو ہمیں کو دیا تھا۔ پر یہ ہمارے بھائی لکشمن بھی پریم درڑھ برت دھارن کر مارے سنیہ (محبت) کے آئے۔ اب سب آدمیوں کو تیاری کی آگیا سمجھئے۔ جو تپو بن کو آئے ہیں۔ یہاں منیوں کے سمان کند مول پھل بھوجن کرتے ہیں۔ مہاراج کمار شری رگھوراج کے ایسے بچن سن منی راج کشل پرسن پوچھ پرسن ہونے اور کے لیئے جل دیا۔ بعد ازاں نانا پرکار کے رس ان۔ پھل۔ مول آدی۔ تینوں آدمیوں کے بھوجن کیلیئے منگائے (ایودھیا کانڈ سرگ ۵۴ شلوک ۱۱ سے ۱۸)

پھر بھرت جی نے جو سوگند ین مہارانی کوشلیا کے سامنے اس بات کے ثبوت کیواسطے کھائی ہیں۔ کہ میری سمتی سے رام جی کو بن باس نہیں ہوا۔ میں بالکل نردوش ہوں۔ وہاں بھی ان بڑے کاموں کو نندلی لکھا ہے۔ جیسکی صلاح سے شری رام بن کو گئے ہوں۔ اسکو وہ دوش لگے۔ جو لاہ۔ مدھ۔ مانس۔ زہر۔ آدی نشہ دستووں کو بیچ بیچ در ب اکتر کر اسی سے گزرانے کٹمبوں کے پالن پوشن کرنیوالوں کو ہوتا ہے" (ایودھیا کانڈ سرگ ۷۵ شلوک ۳۸)

پھر جب بھرت جی رامچندر جی سے ملنے چتر کوٹ پر آئے۔ اُسوقت رامچندر جی نے اُن کو جو نصیحتیں کی ہیں اتھرو وید کانڈ ۹ منتر ا اور منو ادھیا ۷ شلوک ۵۰ وغیرہ کے مطابق شکار کھیلنا۔ جوا کھیلنا۔ شراب پینا۔ زنا کا

وغیرہ۔ بالترتیب نکی بہت مہانت کی ہے۔ ایودھیا کانڈ سرگ ۱۰۰ اشلوک ۱۷)

جب جاوال ناستک بنکر رامچندر جی کو بہکانے لگا۔ تب رامچندر جی نے کہا دو ہے جاوال جی تم سے پہلے جتنے براہمن ہوئے سبھوں نے وید کے انوسار بہت شبھ کرم کیئے۔ اسی سے باستشنائے تمہارے اب بھی جو براہمن موجود ہیں۔ یہہ لوک پرلوک سب چھوڑ کر کلیان کارک یگ کرتے۔ داست بولتے ہیں۔ تمہاری طرح جھوٹھائی نہیں کرتے" اور دہرم سے یکت جنوں کے ساتھ تیجوی ان دینے دا سب شبھ گنوں میں پردہان جیو ہنسا رہت نرمل چت ایسے وشسٹ آدی منی۔ لوک میں پوجیہ ہیں" (ایودھیا کانڈ سرگ ۱۰۹ اشلوک ۳۶)

جب دنڈک ارنیہ میں رام جی پردیش ہوئے۔ تو وہاں رامائن میں لکھا ہے " نانا پرکار کے پھل مول کند آدی منیوں کے بھوجن کے لیئے اکثر ہیں۔ بن کے بڑے بڑے پن ایک برکھش موجود ہیں۔ جن میں اتی سوادشٹ پھل لگے ہیں" اور جب رام چندر جی وہاں کے رشیوں سے ملے تو انہوں نے انہیں کیا دیا۔ لکھا ہے۔ " رشیوں نے پرم آنند ہو ستی وا جن آدی سنگی وا ایک عمدہ سور ستہ پڑھنے لگے۔ بعد ازاں مول پھل پشپ آدی دیا۔ پھر سندر ستھان رہنے کے لیئے بتایا (ارنیہ کانڈ سرگ اشلوک ۵ و ۱۷)

نکھاد کا راجہ گوہ جب عمدہ چیزیں لایا تھا۔ رامچندر جی نے لینے سے انکار کر دیا۔ ان سب کو ہم نے دہاپرگرہن نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم کشا۔ چیر مرگ چرم دہارن کیئے ہوئے ہیں۔ دیکھتے ہو لو پھل مول آدی ہی بھوجن کرتے ہیں۔" ایودھیا کانڈ سرگ ۵۰ شلوک ۴۴

جب ستوبکیشن رشی سے ملے تو وہاں لکھا ہے۔ وہ پھل مول آدی بھوجن کر سری رام لکھشمن مہاتما جی ستوبکیشن سے پوجا پائے راتری بھر وہیں رہے۔ بڑے پراتہ کال جاگے۔ اور شوچ اسنان کر سندھیا اور اگنی ہوتر کیا"

ارنیہ کانڈ سرگ ۷ شلوک ۱ و ۲ و ۳ و ۴)

جس سمے رام چندر جی بن باس کو گئے۔ اور دہنش بان کاندہے پر دہارن کر رشیوں کی محافظت کا ارادہ کیا اسکا باعث رامائن میں یہ لکھا ہے۔ رامچندر جی نے جاوال سے کہا کہ جو پرش وید مریادا رہت ہیں۔ وے پاپ آچار یکت ہوتے ہیں۔ اسی سے وید سے باہر چلنے کے کارن سجنوں کی سماج میں انکا مان نہیں ہوتا۔ پہر آپ کے بھی وچن وید ورودہ ہی ٹھہرے۔ اسلیئے سجن لوگ نرادر کرتے ہیں۔"

گلین - اکلین - بیرواڈ لوک - پوتر اور اپوتر پرش اپنے آچرن سے ہی جان پڑتا ہے۔ جو وید کے انوسار کام کرتا وہ کلین جانا جاتا۔ جو وید ورودہ آپ کے (یعنی ناستکتا) وچن کے انوسار چال چلن رکھتا وہ اکلین اسی طرح

سپر ٹرلوک - پوتر اور اپوتر میں بھی جانو ،، (ایودھیا کانڈ سرگ ۱۰۹ اشلوک ۳۰ و ۳۱)

ایودھیا کے ورنن میں بالمیک نے سب چیزوں کا ورنن کیا ہے - جو اسوقت موجود تھیں - مگر قصاب کی دکان کا کہیں بھی ذکر نہیں - اور نہ بکرے لٹکنے یا انکی گردن مارنے کا کہیں بیان ہے - فی الحقیقت اسوقت ایودھیا سورگ بیہشتی ہی تھی - بقول شاعر

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد   کسے را با کسے کارے نباشد

فساد - خون - قتل - بدمعاشی وغیرہ کا نام ونشان نہیں ملتا -

مخالفوں کے اعتراضوں کا جواب

ستیہ دھرم کے مخالف اور ماس آہاری لوگ رامچندر جی کی زندگی پر کلنک لگانے کیواسطے مشہور کرتے ہیں - کہ انہوں نے مرگ مارے ہیں اور شکار کیا ہے - علاوہ بریں انہوں نے گوشت کھایا ہے - بنا بریں ہم مخالفین کے تمام اعتراضوں کا کھنڈن کرتے ہیں -

اعتراض اول - رامچندر جی نے بن باس کے وقت سوت سے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ اب پھر کب سریو کے کنارے پر پشپت بن میں شکار کھیلیں گے - واپس ماتا و پتا سے ملیں گے (ایودھیا کانڈ سرگ ۴۹ شلوک ۱۵)

اتر - شکار کھیلنا بالکل برا نہیں ہے - اور خصوصاً اسوقت جبکہ دُشٹ پشوؤں شیر - بھیڑیا - وغیرہ کا مارنا مقصود ہو اور یہہ شاستر انوکول ہے - مگر بے آزار جانوروں کا مارنا سخت گناہ ہے - جیسا کہ خود رامچندر جی نے بھی بھرت جی کو اسکی ممانعت کی ہے - اور یہہ تن موذی جانوروں کے مارنے کے واسطے بھی مصروف رہنا اور اسکو ایک ضروری کام فرض کرنا بھی منع ہے - جیسا کہ خود رامچندر جی نے بھی اس سے اگلے شلوک میں فرمایا ہے - کہ کچھہ شکار کھیلنا ہمکو بہت پریہ نہیں - پس اس سے کسی طرح ماس کھانا مقصود نہیں - کیونکہ وہ صرف دُشٹ جیووں کے ڈنڈ دینے کے واسطے شکار کھیلتے تھے - نہ کہ شکم پرستی کے واسطے - یا پیٹ کو حیوانوں کا گورستان بنانے کیواسطے دیکھو (اسی سرگ کا شلوک ۱۶ و ۱۷)

اور خود رامائن میں بھی لکھا ہے - وہاں جو دُشٹ مرگ پکھشی تھے - انکو ڈراتے ہوئے شری رام ایک مہورت بھر میں مقام پریاگ منی بھاردوج کے پاس جا پہونچے - ،، (ایودھیا کانڈ سرگ ۵۴ شلوک ۹) جنگل میں باس کرنے والے منی لوگ جانوروں کو پالا کرتے تھے - نہ کہ بھکشن - رامائن کے ہی سرگ میں

لکھا ہے۔ منی راج کے چاروں اور پالتو مرگ وا پکھشی اور منی لوگ بیٹھے تھے۔ سب کے ساتھ رامچندر جی کے پوجا کر بہار دواج جی ہرم یکت وچن رامچندر سے بولے۔ (شلوک ۱۹ و ۲۰)

اعتراض دوم۔ رامچندر جی مرگ مارنے کے واسطے گئے۔ اور پیچھے راون سیتا کو لے گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہرن مار کر ضرور کھایا کرتے تھے۔

اُتّر۔ اس مقام پر یا کسی اور مقام پر مرگ کو کھانے کے واسطے مارنے کا مطلق ذکر نہیں بلکہ سونے یعنی (طلا) کے رنگ کا سُنہری ہرن دیکھ کر سیتا کا من للچایا۔ وہ اُسکی شکل پر موہت ہو گئی اور رامچندر کو اُسکے پکڑنے کے واسطے سفارش کی۔ اُسکے ضد کرنے پر اول رام پھر لچھمن دونو گئے۔ اور جب پکڑا تو معلوم ہوا کہ وہ چھل تھا اصل ہرن نہیں تھا۔ ماریچی نام ایک دیت یا وحشی آدمی ہرن کا سوانگ ہار کر یا کھال اوڑھ کر بہروپ لے آیا تھا۔ تاکہ راون پیچھے بھگا لیجائے۔ چنانچہ رامائن میں اس مقام پر لکھا ہے۔

इदं हि रक्षो मृगसंनिकाशं प्रलोभ्य मां दूरमनुप्रयातम्।
हतं कथंचिन्महता श्रमेण स राक्षसोऽभून्म्रियमाण एव॥
मनश्च मे दीनमिहाप्रहृष्टं चक्षुश्च सव्यं कुरुते विकारम्।
असंशयं लक्ष्मण नास्ति सीता हृता मृता वा पथि वर्तते वा॥ रामा०
अरण्यकां सर्ग ५७ श्लो० २२-२३

ترجمہ یہہ مرگ روپ راکھش ہمکو للچا کے بہت دور چلا گیا تھا۔ وہاں بڑے شرم (کوشش) سے جو ہم نے اسکو مارا تو یہہ مرنے کے وقت پھر راکھش ہو گیا۔ میرا من دکھی ہے۔ بائیں آنکھ پھڑکتی او دکار والی ہو رہی ہے۔ کچھ سنشا نہیں ہے۔ اے لچھمن کہ اب سیتا وہاں نہیں ہے۔ کوئی ہر لے گیا۔ یا مر گئی یا کہیں بھاگ گئی۔

اور اسی موقعہ پر رامچندر جی کو فاضل لوگوں نے مطعون کیا ہے۔ کہ وہ ایسے دانا ہو کر کسی طرح طلائی ہرن کی بات پر اعتبار کر بیٹھے۔ چنانچہ ہت اپدیش کے مصنف وشنو شرما جی کہتے ہیں

असंभवं हेममृगस्य जन्म तथापि रामो लुलुभे मृगाय।
प्रायः समापन्नविपत्तिकाले धियोऽपि पुंसां मलिना भवन्ति॥

ترجمہ۔ طلائی یعنی سونے کے ہرن کا ہونا محال ہے۔ مگر پھر بھی رامچندر جی لالچ میں آ گئے۔ اسمیں کوئی

شک نہیں کہ یہی کمال ہیں عقلمندونکی آنکھوں پر بھی پردہ پڑ جاتا ہے۔

اعتراض سوم۔ سیتا نے جمنا سے پار اُترتے وقت مانس اور گھڑے شراب کے ندی میں ڈالنے کے ندی سے پرارتھنا کی ہے۔ کہ اگر میرا پتی سکھ پورب گھر آدے تو میں ایسا کرونگی۔

تردید۔ یہہ بات کئی وجوہات سے باطل ہے۔ وجہ اول یہہ ہے کہ جمنا یا گنگا دو نو ندیاں جڑھ ہیں۔ انکی پوجا ان پدارتھوں سے ہرگز نہیں ہوسکتی ہے۔ اسکو وہ مانے جو نہیں چیتن یا اس بُت پرستی اور دیا پرستی کو جائز جانتا ہو۔ وجہ دوم جب سیتا واپس آئی تو یہہ اقرار ہرگز پورا نہیں کیا گیا۔ اسواسطے بھی باطل ہے۔ کہ ماس اور شراب کے عاشق بام مارگی نے یہہ شلوک ڈالدئیے ہیں۔ ورنہ انکا مضمون سے کوئی تعلق نہیں اور نہ پورا قصہ ہوا۔ وجہ سوم اس شلوک میں مانس شبد نہیں ہے۔ اور نہ کسی جانور کے مارنے کا ذکر ہے۔ بلکہ شلوک میں ...... سرا گت شستن لکھا ہے (ایودھیا کانڈ سرگ ۵۵ شلوک ۱۹-۲۰) پس مانس اور .... کوئی تعلق نہیں باقی رہی سُرا اسکی تردید رام لچھمن کی زبانی خود موجود ہے۔ چنانچہ جب ایک دفعہ سگریو نے شراب پی۔ تو رام و لچھمن نے سوال اُسے بہت ہی بُرا کہا۔ بھرت نے سوگندوں میں بھی اسکا کھنڈن کیا ہے۔ پس یہہ واقعہ ہرگز نہیں ہوا۔

اعتراض چہارم۔ جب رامچندر چترکوٹ میں پہنچے۔ تو جھونپڑی بناکر لچھمن کو حکم دیا۔ کہ ہرن مارکر لادے تاکہ یگیہ کیا جاوے۔ لچھمن جی اس ارشاد کے بموجب ہرن مار لایا۔ جو پکایا گیا (ازمانس پرچار صفحہ ۵۶)

تردید۔ وہاں تو ایسا نہیں بلکہ اسکے خلاف لکھا ہے۔ دیکھو نمبر ۲۲ ہے لکشمن ایک مرگ پکڑ لاؤ۔ اسکو پرن شالا (کٹیا) کے دوار پر باندھیں گے تب ہم واستو کی پوجا کریں گے۔ کیونکہ جو لوگ بہت دن جینا چاہتے ہوں۔ انکو چاہیے کہ بنا واستو کی پوجا کئے۔ اسمیں نہ رہیں۔"

نمبر ۲۳۔ ہے لکشمن اس سے اتی شیگر مرگ لاؤ سندھیا نہ ہونے پاوے۔ جیسا کچھہ شاستر میں واستو کی پوجا بتلائی جاتی ہے کل کی ریت ہے۔ ویسا پوجن کریں۔"

نمبر ۲۴۔ بھائی کے وچن سن۔ لکشمن جی جلدی ایک مرگ لائے۔ تب رامچندر جی پھر بولے۔

نمبر ۲۵۔ ہے لکشمن اس مرگ کی کھانے کے یوگ کچھہ پھل لاؤ۔ اُنہیں آگ میں سینک اسکے بھوجن کے لئے دیوو۔ اور انہیں پھلوں سے ہم واستو کی شانتی کے لئے ہون بھی کریں۔ پرنتو شیگر تا کیجئے۔ کیونکہ دھرو مہورت ہے۔ اسی میں دن رہتے ہی ہے پوجا ہو جاوے۔

نمبر ۲۶ - رام چندر جی کے ایسے وچن سن - دے جو کرشن مرگوں کے کھانے کے یوگ پھل لائے تھے - اگنی جلا لکھشمن جی نے پکایا ہے -

نمبر ۲۷ - جب بنائے ہوئے ب ڈلیا ساہوئے پھلوں کی سرخی جاتی رہی - تب لکھشمن جی پرشوں میں اتّم رگھوپتی رامچندر جی سے بولے -

نمبر ۲۸ - ہے دیوتاؤں کے سمان پربھاوالے شری رام - کرشن مرگوں کے کھانے والے پھل ہم نے پکائے ہیں - آپ دیوتاؤں کی پوجا کیجئے کیونکہ آپ اس کرم میں کشل ہیں -

نمبر ۲۹ - یہہ سن اسنان کر جپ کر کے چھتر ایک اور سے سب منتر پڑھ پڑھ کر آہوتی دینے لگے یہاں تک کہ واستو پوجن سماپت ہوا -

نمبر ۳۰ - سب واستو کے دیوتاؤں نے جو کہ پرتشٹھ ہیں اپنا اپنا بھاگ لیا - اُن کو دیکھ پرسن چت ہو رامچندر نے اُس کٹیا میں پرویش کیا

نمبر ۳۱ - اُس سمے اُنہیں ہوم کے بچے ہوئے پھلوں سے بھی وشو دیو وا رُدر بلی وشنو بلی سب کیا

نمبر ۳۲ - ست کے پیچھے جب کر ندی پر جو تھا وہی پھر اسنان کر پاپ ناشن ارتھ پھلوں سے بلی پردان کیا -

نمبر ۳۳ - پھر اُس ہتوں کی کٹیا میں ویدیاں بنائیں - دیوتاؤں کی سہایتا کی - نکٹے الگ الگ چبوترے بنا دیئے - جس پر کارکا ودھان تھا - اُسکے انوروپ چھوٹے چھوٹے تھان دیوتاؤں کے بنائے اور اُن میں دیوتوں کو تھاپن کیا - ،، (ایودھیا کانڈ سرگ ۵۶)

پس دیکھیے اسمیں مرگ کا ذکر نہ اور پھر اُسکے کھانے کا کہاں ذکر ہے - بالکل نہیں - اگرچہ اسمیں فرضی دیوتاؤں کی پوجا کے آثار پائے جاتے ہیں - جو کسی طرح بھی جائز نہیں مگر گوشت خوری کا نام بھی ہرگز نہیں مفصل دیکھو رامائن مطبوعہ نولکشور ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ جسمیں بالمیکی کا لفظی ترجمہ موجود ہے -

فارسی مہابھارت میں جو فیضی نے رامچندر کی لائف لکھی ہے - وہاں لکھا ہے -

" تا آنکہ رامچندر را در چترکوٹ دیدند کہ بصورت سنیاسیاں بجا مہ و لباس از چرم آہو ساختہ پوشیدہ و موہائے سر ژولیدہ برسر دارد - تیر و کمان بدست گرفتہ با لچھمن و سیتا در بیابان بسر میگردند - و اوقات بہ برگ و ثمر جنگل میگذراند

وگیاہ صحرا و میوہ جنگل بسگذرانید ند۔"

بعض راماینوں میں اسجگہہ پاٹھہ بہید ہے اور خصوصاً مطبوعہ بمبی میں اور شاید اُس سے جہٹکا یرچارک یا مانس پریوتک صاحبان کچھہ تاویل کر کے گوشت خوری سدہ کرنا چاہیں۔ بنابران ہم بوجوہات ذیل انکی تردید کرتے ہیں۔

وجہ اول بفرض محال اگر اُنہوں نے ہرن ہون کے واسطے مارا اور پہر خدا نخواستہ کھایا۔ حالانکہ یہہ ثابت نہیں تو انکا فعل خود اُنکے زبردست اقراروں کے خلاف ہے۔ جو وہ ماتا کوشلیا اور کیکئی اور دسرتھہ اور بہردواج وغیرہ کے سامنے درستی ہوش و حواس میں کر چکے ہیں۔ اور رامائن میں یہہ بہی بیسوں مقام پر لکھا ہے کہ وہ ست پرتگیہ تھے۔ (دیکھو ارتھہ کانڈ سرگ ۱۰ اشلوک ۱۸ و ۱۹)

وجہ دوم۔ اُن کا ایسا کرنا رشی منیوں اور سوتر کاروں کے خلاف ہے۔ کاتیاین جی لکھتے ہیں۔

आहवनीय मांं स प्रतिषेधः ॥

کہ ہون کی اگنی میں مانس ہرگز نہ ڈالنا چاہیئے۔ اور اشولاین رشی فرماتے ہیں۔

کہ ہون کی سامگری مانس نہیں ہے۔

وجہ سوم۔ اِس سرگ میں صاف ذکر ہے۔ کہ اُسجگہہ پہل مول کند بہت زیادہ تھے۔ دیکھو (اشلوک ۷۔ ۱۸ تک) پس اقرار توڑنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

وجہ چہارم۔ دیوتاؤں کی تہاپنا یعنی بُت پرستی جو گوشت خوری سے بھی سخت گناہ ہے۔ وہ بھی اسی سرگ میں ہم اُنکے ذمہ عاید کیا گیا ہے۔ حالانکہ اُسوقت اِن باتوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اور سب سے بڑھکر واستو یعنی گرہ ادہشٹ دیوتا کی پوجن خود وید کے خلاف ہے۔ پس کسی طرح یہہ بات جائز نہیں ہو سکتی۔ اور رامچندر جی کے سچے اور ست وادی ہونے کے کارن یہہ الزام سراپا باطل ہیں۔

وجہ پنجم۔ اور بیسوں جگہہ رامچندر جی جھوٹ بولنے سے بنا کر رہے۔ مگر اِس خرابی کا کہیں ذکر نہیں۔ یا تو اور سب جگہہ پاپی ہے۔ اور یہاں دہرماتما۔ اور یا اور سب جگہہ دہرماتما اور یہاں پاپی۔ مگر بات یہہ ہے کہ وہ درحقیقت دہرماتما تھے۔ کسی بام مارگی نے پاٹھہ بہید کر دیا ہے۔ اور صحیح وہی ہے جیسا کہ خود رامچندر نے سرگ۔ اشلوک ۱۱ میں لکھا ہے۔ کہ مانس کھانا راکھشوں اور دشٹوں کا کام ہے۔ آریہ لوگوں کا نہیں۔

علاوہ براں مہابھارت میں جو ویدک دہرم کے ماننے والوں اور ست کے پیرو راجاؤں کی فہرست درج ہو

جنہوں نے تمام عمر نہ تو گوشت کھایا اور نہ مدہ پان وغیرہ ذرا چاہیں چھپنے - اُن میں بھی ہمارے راج رشی رامچندر جی کا نام مبارک موجود ہے -

اعتراض پنجم - بھاردواج نے جو بھوجن بھرت جی کی فوج کو دیا - اُسمیں مانس و شراب موجود تھا -

اُتر - بیشک وہاں فوج کی مہمانی میں اِن دو باتوں کا ذکر ہے - مگر وہاں یہہ[٥] بھی ذکر ہے کہ اندر کی تمام سیریاں

---

٥ **حاشیہ** رامائین میں پاٹ بھید بہت ہے - اور اُتر کانڈ تو بالاتفاق پیچھے سے کسی نے تصنیف کر کے ملا دیا ہے باقی جو چھ کانڈ ان میں بھی بالاتفاق دو سرگ پرکھیپت ہیں - جنکا کوئی اعتبار نہیں - ایک تو ایودھیا کانڈ میں دیکھو صفحہ ٣٨٠ اور دوسرے ارنیہ کانڈ میں دیکھو صفحہ ٥٥٠ مطبوعہ بمبئی ١٨٨٨ع - گنگا اُتپتی کا سرگ بھی تلسی داس کے وقت موجود نہیں تھا کیونکہ جو رامائین چترکوٹ سے تلسی داس کی لکھی ہوئی برآمد ہوئی ہے - اُسمیں بالکل نہیں (بال کانڈ سرگ ٢٩ - ٤٤ تک) اور یدہ کانڈ میں بھی دو سرگ پرکھیپت ہیں - جو رامائین لکھنؤ میں نولکشور کے ہاں چھپی ہے ١٨٩٥ع میں اُسکے یدہ کانڈ کے ١٢٠ سرگ ہیں اور جو بمبئی میں طبع ہوئی ہے - اُسمیں ١٣٠ ہیں - اور صرف یہی نہیں بلکہ کلکتہ اور بمبئی والی میں بہت فرق ہے - اور شلوکوں کا تو اکثر جگہ فرق ہے - کئی جگہ بہت گپ بھی ہے جو کسی طرح قابل اعتبار نہیں - رامچندر جی نے دس ہزار برس تک راج کیا (لنکا کانڈ سرگ ١٣٠ اشلوک ٩٥ و ١٠٤) کمبھکرن دس ہزار سال تک جل میں تپسیا کرتا رہا - بھبیکھن پانچ ہزار سال تک ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر تپسیا کرتا رہا - راون دس ہزار برس نراہار تپسیا کرتا رہا اور اپنے دس سروں کو باری باری آگ میں جلاتا رہا - اِس سے یہہ بل حاصل کیا (اتر کانڈ سرگ ١٠ اشلوک ٣ سے ١٧ تک) ایودھیا کانڈ سرگ ٣٥ شلوک ٩ و ١٠ اور ١٢ میں رامچندر جی کی زبانی پتا کو مورکھ اور کامی بیان کیا ہے - اور بال کانڈ سرگ ٤٨ و ٤٩ میں گوتم اور اہلیا کی کتھا بالکل بیہودہ اور خیاس پورانوں کی نقل ہے - اور اسی طرح بال کانڈ سرگ ٤٥ میں سمندر بلونے کی بھی محض لغو اور گپ ہے - اور جو کوئی سارا بام مارگ اور مہیدھر کی ٹیکا کا اثر دیکھنا چاہیے - تو مہربانی کر کے بال کانڈ سرگ ١٤ اشلوک ٣٣ و ٣٤ - کو ملاحظہ کرے - اور بادی النظر میں اگر کوئی غور کرے تو اُسے صاف معلوم ہو جاوے گا - کہ سارا اشومیدھ پرکرن بالکل بناوٹی ہے - کیونکہ رشی شرنگ کو وہ راجہ روم پاد کی ملک سے صرف پتر اُتپتی کے واسطے لائے تھے - دیکھو (سرگ ١١ اشلوک ٥ سے ٣١ تک) اور اِس کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے - سرگ ١٥ شلوک ١ و ٢ و ٣ وغیرہ درمیان میں بلا تعلق بلا سمبندھ اشومیدھ کا اخلاق کے برخلاف ذکر چھیڑ دیا - ایودھیا کانڈ کے سرگ ١٠٩ کے شلوک ٣٤ وغیرہ بدھ مت کے بعد ڈالے گئے - اور اِسی طرح سرگ ١٠٠ اشلوک ٣٨ بھی بودھ جین اور بام مارگ کے پیچھے ڈالے گئے - پس کس طرح ممکن ہے - کہ رامچندر کی زندگی پر ان بام مارگیوں نے تھوڑا بہت کلنک لگانے کی کوشش نہ کی ہو - صدہا جگہ نیکی بابت ذکر ہے - وہ خود اقرار کرتے ہیں - کہ ہم پھل مول وغیرہ کھانیوالے ہیں اور سب سے بڑی اور سوچنے کے لائق بات یہ ہی - کہ اگر خدانخواستہ رامچندر بھی مانس آہاری سدھ ہو جاویں - تو رام اور راون یعنی آریہ اور راکھشس میں کچھ بھی فرق نہیں رہتا - ناظرین ضرور غور کریں - اور اِس بام مارگ میں سے نکلو ست دھرم کے پرچار میں تت پر ہوں (مولف)

اور برہما کی تمام استریاں اور وشوکرما۔ ورن۔ کوبیر۔ یم راج۔ اندر وغیرہ سب کا آواہن کر کے بلایا۔ تمام دنیا کی ندیوں کو وہاں بلایا اور سب سے عجائب بات وہاں یہہ لکھی ہے۔ کہ وہ جنگل جو اتر کورو دیش میں ہیں جن کے درختوں میں خوب صورت استریاں ہی پھل لگتی ہیں۔ ان کو بیر کے بنوں کو بلاتے ہیں۔ غرضیکہ تمام بن۔ پربت سمندر ندیاں وہاں بلائی گئیں۔ ایک ایک آدمی کی خدمت کو ۱۰-۱۵ عورتیں مقرر کیگئیں۔ غرضیکہ ایسے ایسے اندھیر کی باتیں اس سرگ میں لکھی ہیں۔ جو ساری کی ساری کرامات سے ہوئیں مفصل دیکھو (سرگ ۹۱ ایودھیا کانڈ شلوک ۱ سے ۸۲ تک) پس جو ان تمام کرامات اور بیہودگیوں پر یقین کرے۔ جو ان سب بیہودہ باتوں کو مانے اور عقل کو فارغخطی دے۔ اُسکا اختیار ہے کہ کسی کو ماس اہاری کہے۔ بنابراں یہہ سارا افسانہ بیہودہ ہونے سے قابل اعتبار نہیں۔ مگر باوجود اسقدر کراماتی بیانات کے بھرت و رام چندر کے ماس کھانے کا یہاں بھی ذکر نہیں۔ پس ہم ان مہاتماؤں کی زندگی بتلاتے ہیں۔ نہ کہ اور خدمت گاروں کی۔

اعتراض ششم۔ رامچندر جی نے بلا ارادہ ہرنوں اور راکھشسوں کو کیوں مارا۔

جواب۔ ایسا ہرگز نہیں کسی کو بلا ارادہ نہیں مارا۔ خود رامائن میں بھی اسکی وجہ لکھی ہے۔ رشیوں نے رامچندر جی کو کہا کہ کچھ بات بناوٹ کی نہیں کہتے۔ آپ یہاں آئیے دیکھیے کہ مہاتماؤں کے اڈ پڑے ہیں جنکو راکھشسوں اور جنگلی لوگوں نے مار مار کر بھکشن کر لیا ہے۔ سو اکثر جو منی لوگ پہاڑی سے لیکر مندا کنی کے کنارے تک کے بنوں میں بستے ہیں۔ اور جو چترکوٹ پربت پر بستے ہیں۔ انہیں لوگوں کا ناش یہہ راکھشس لوگ کرتے ہیں۔ دیکھو (سرگ ۶ ارنیہ کانڈ شلوک ۱۶ و ۱۷) اسی لیے رامچندر جی نے ان دشٹوں کے مارنے کا ارادہ کیا۔

مرگ کے معنے تمام جنگل کے پشو ہیں۔ صرف ہرن نہیں۔ بلکہ شیر بھیڑیا۔ چیتا وغیرہ سب اسمیں شامل ہیں۔ چنانچہ یہ بات کسی سنسکرت دان سے پوشیدہ نہیں۔

رامائن میں جہاں راکھشسوں کا ورنن لکھا ہے وہاں صاف صاف بیان کیا ہے۔ کہ ماس آہاری لوگ تھے۔ تقریباً دو تین سو جگہہ رامائن میں ماس آہاری کو راکھشس لکھا گیا ہے۔ خود راون کی تعریف میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ اُس کے مرنے پر بھی پشوؤں کا بدھ کیا گیا۔ دیکھو لنکا کانڈ سرگ ۱۱۳ شلوک ۱۱۷ پس درحقیقت ماس کھانا یا پشوؤں کو کھانے کیواسطے مارنا راکھشسوں کی وہی ہے۔ راون

کے کاموں اور راکھشوں کے فعلوں سے ہمیں کچھہ غرض نہیں۔ وے تو ہمیشہ شاستر ودت کرم نہیں کرتے۔ بلکہ شاستر کے خلاف۔ ہمارا مطلب تو رامچندر جی کی الٰیف بیان کرنے سے ہے کہ اِس پوتر راج رشی نے کہیں بھی مانس نہیں کھایا۔ بلکہ وہ ایسے راکھشوں کا بھکشن تیلاتا ہے چنانچہ ہم آخری ایک واقعہ سنا کر مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

جب رامچندر جی سوتیکھشن منی راج (جو سب پرانیوں کے ہت میں تت پر تھا) کی کٹیا میں پہنچے اور اُس سے ملے اور کوئی اتم جگہہ رہنے کی پوچھی۔ تب رشی نے اُتر دیا "ہے رام یدی ایسا چاہتے ہو۔ تب تو یہی آشرم سب گُن سنگیت ہے۔ آنند سے رہیئے۔۔ رشی لوگ بھی یہاں وچرا کرتے ہیں۔ اِس سے کسی طرح کا خوف بھی نہیں۔ اور پھول پھل یہاں سب کالوں میں ملا کرتے ہیں" "ہاں ایک بات ہے کہ یہاں بڑے دیا گھر سنگھہ آدی مرگ گن آیا کرتے ہیں۔ پر وے بھی کسی کو مارتے نہیں۔ کیول اپنا روپ ہی دکھائے سبکو لبھائے نربھے یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ آپ اُن سے نہ ڈریئے گا۔ نہ انھیں ماریئے گا" یہی ایک وشیش مرگوں کے آنے جانے کا یہاں کچھہ کچھہ ہے۔ اور کچھہ بھیا نہیں۔ مہارشی کے ایسے وچن سُن اتی دھیر رامچندر جی "دھنش پر بان چڑھاتے بولے کہ ہے مہا بھاگ اُن آئے ہوئے مرگ سموہوں کو" "اتی تیز بان سے ہم مار ڈالیں گے۔ کیونکہ جب آپ کو اُن سے کشٹ ہوا۔ تو اِس سے ادھک کون کشٹ ہوگا۔" یہہ سُن منی راج کچھہ نہ بولے۔ رامچندر جی نے جانا کہ منی کو مرگوں کا ودہ (مارنا) پسند نہیں۔ اِس سے کہا کہ اِن مرگ بادھت استھان پر ہم بہت دنوں تک بنا نہیں چاہتے۔ یہہ کہہ رامچندر جی سندھیا کرنے لگے۔ "سائنکال سندھیا اوپاسنا کر وہیں سوتیکھشن جی کے آشرم پر لکھشمن جانکی سمیت نواس کیا۔ (ارنیہ کانڈ سرگ ۷ شلوک ۱۷ - ۳۳ تک)

اِس کے آگے سرگ ۹ میں سیتا جی نے منوہرتائی سے رامچندر جی کو کہا۔ کہ تین بڑے بھاری پاپ یادکھہ ہیں۔ ایک پر استری گمن۔ دوسرا متھیا بولنا۔ تیسرا بنا دشمنی کے کسی کو مار ڈالنا۔ اِن میں سے اول دوم تو آپ میں بالکل نہیں۔ البتہ تیسرا ہے۔ کہ آپ بنا اپرادہ و دشمنی کے راکھشوں کو مارتے ہیں اسپر سیتا جی نے رام جی کو ایک پرانا اتہاس سُنایا کہ ایک رشی کسی بن میں تپسیا کرتے تھے۔ اُنکی بڑی تپسیا دیکھہ حسد کر کے (دُکھ پرہما کا) راجہ اندر ہاتھہ میں تلوار لیے یودھا کا روپ بنائے منی کے آشرم پر آیا اور جب منی تپسیا کرتے ہوئے منی کے نزدیک اپنی تلوار امانت رکھہ کر چلا گیا۔ منی اُس تلوار کی حفاظت

میں مصروف ہوا۔ کوئی اوپھانہ بچائے۔ اکثر اُسے پاس رکھتا تھا۔ روز روز شستر دہارن کیئے پھرنے کے کارن منی کی بدھی اتی رودر (قہر مجسم) ہوگئی۔ تپسیا کرنے کا وشواس جاتا رہا۔ ہر روز اُس سے جیوؤں کو مارنے لگے۔ ایسا رودر سبھاو ہوگیا۔ کہ جہاں پرمت ہوگئے۔ سب دھرم جاتا رہا۔ تبی شستر کے باندھنے سے مرنے کے پیچھے منی راج نرک کو گئے۔" یہہ کہہ سیتا جی بولی کہ آپ بھی بنا اپرادھ اور ویر کے کسی مرگ یا پکشی یا راکھشس کے مارنے کی بدھی نہ کیجئے۔ کیونکہ اے بہادر بنا اپرادھ کسی کو مارنا ہرگز بہادری نہیں۔ اور نہ اسکی پرشنسا ودوان لوگ کرتے ہیں۔ کھشتریوں کو دھنش دہارن کرنا نراپرادھ جیوؤں کے مارنے کے لیئے نہیں ہے۔ بلکہ دکھیوں عاجزوں کی حفاظت وسہایتا کے واسطے ہے۔ المختصر ارنیہ کانڈ سرگ ۹ تمام

اسکا اُتر رامچندر جی نے اگلے سرگ ۱۰ میں یہہ دیا کہ رشی منی لوگ اتی کردر کرم کرنے والے راکھشوں سے سُکھ نہیں پاتے۔ کیونکہ وے لوگ مانس بھکشی ٹھہرے۔ پھر بھیوں کے روپ بھیانک تو ہوتے ہی ہیں وہ آتے آتے یگ دہونس کرتے اور شیوں کو مارتے پیٹتے ہیں۔ اس لیئے ہم رشیوں کی حفاظت کیواسطے دشٹوں کی سزا کیواسطے شستر دہارن کرتے ہیں۔ دین عاجز پشوؤں کے مارنے کیواسطے نہیں۔"

اس کے سواے جب بالمیکی رامائن کی بنیاد ہی ایک ایسے واقعہ سے ہوئی۔ جو سراپا رحم پر مبنی ہے۔ تو ہرگز اُسکا منشا یا اُس کے ہیرو کا بھوجن مانس نہیں ہوسکتا۔ وہ یہہ ہے۔ کہ جب بالمیک نے ایک نکھاد کو دیکھا کہ اُس نے ایک کرونچ کو مارا تو انہیں بڑی دیا آئی۔ اور اُس دشٹ کو شاپ دیا۔ تو بھلا وہ دشٹ گُن اُنکی ہیرو رامچندر میں کس طرح ہوسکتے ہیں۔ (دیکھو رامائن سرگ ۲ بال کانڈ سلوک ۹ سے ۱۰ تک)

چانک رشی نے بھی چانک نیتی میں جو اُس نے مہاراجہ چندر گپت (جنے سلیوکس شاہ بابل کی بیٹی سے شادی کی تھی۔) کے واسطے بنائی تھی جس پر تمام عمر اُسکا عملدرآمد رہا۔ لکھا ہے۔

मांसभक्षैः सुरापानैर्मूर्खैश्चाक्षरवर्जितैः ।
पशुभिः पुरुषाकारैर्भाराक्रान्तास्ति मेदिनी ॥

अ० ८ श्लो० २२

ترجمہ۔ ماس کھانیوالا۔ شراب پینیوالا۔ ودیا سے ہین نرا کھشر بھٹاچارج جنمیں ایسی مذموم صفات ہیں وہ فی الحقیقت پشو ہے۔ بشکل آدمی اور زمین کا بوجھ ہے۔

پھر اُس ہی نیتی میں لکھا ہے

त्यजेद्धर्मं दयाहीनं विद्याहीनं गुरुं

त्यजेत्। त्यजेत्क्रोधमुखीं भार्यां निःस्नेहान्बान्धवांस्त्यजेत् ॥ अ० ४ श्लो० १६

ترجمہ جس دھرم میں دیا نہیں ہے اسے چھوڑ دینا چاہئیے - اور جس گورو میں ودیا نہیں اسے بھی ترک کرنے
والی اور کرودھ مکھی استری تیاگ دے - اور جو تم سے محبت نہ کرے ایسے بندھو کو تیاگ دو - پھر اسی
نیتی میں لکھا ہے —

यत्र हिंसामयो धर्मः पापिष्टस्तत्र कीदृशः। मांसाहारी द्विजो यत्र राक्षसः स्तत्र कीदृशः॥

ترجمہ جس جگہہ یا جس مت میں جیووں کا مارنا پرم دھرم ہے
وہاں یا اس مت میں نہیں معلوم پاپ کیسا ہوگا - اور جس جگہہ برہمن کھشتری اور ویش مانس کھاتے ہیں - نہیں معلوم
وہاں راکھش کیسے ہونگے - ایسا ہی عالم لوگ مدرا رکھش ناٹک کے نام پر بھی توجہ فرماویں - یہہ قول چانکیہ جی کا
بھیکشم جی کے قول کے مطابق ہے - فارسی مہابھارت میں لکھا ہے - (بہ تشریح مہاپاتکی) "مہاپاتکی آنرا گویند کہ
برہمن را ناحق کشتہ باشد یا طلا دزدیدہ باشد یا شراب گوشت خوردہ باشد یا زن استاد زنا کردہ باشد - این سہ مہاپاتکی
گویند کہ بطریق اولے دوزخی باشد" (صفحہ ۲۲۲) جو شملہ کا قلمی نسخہ ہے - ایسے ہی نیک کاموں اور مہا اپدیشوں
سے مہاراجہ چندر گپت ایک عظیم الشان سلطنت کا مالک ہوا - ابوالفضل امرا و سیاست مدن میں جتنا یہہ بادشاہ لائق
ہوا ہے جو دھشٹر کے بعد ایسا کوئی نہیں ہوا - مہاراجہ بھوج کے زمانہ تک مانس بھکشن اور مدیرا پان - اور زناکاری وغیرہ سے
لوگوں کو بہت نفرت تھی - مگر بام مارگ کے پھیلنے اور راجوں کے بدچلن ہونے سے روز بروز ان دشٹ کاموں کی کثرت ہوئی
تھی - ایک دفعہ راجہ بھوج کی سواری بازار میں جا رہی تھی - اتنے میں راجہ صاحب نے دیکھا کہ ایک سنیاسی لباس پہنے رنگا سیار
ظاہر فقیر باطن بام مارگی قصاب کی دوکان پر مانس خرید رہا تھا اسے دیکھ کر تعجب کی نگاہ سے راجہ بھوج نے سوال کیا -

भिक्षोमांस निसेवनं प्रकुरुषे? किंतेनमद्यंविना। मद्यंचापितवप्रियं?
प्रियमहो वारांगनाभि स्सह। तासामर्थरुचिः कुतस्तवधनं? द्यूतेनचौर्येणवा।
चौर्यद्यूत परिग्रहोऽपि भवतो? नष्टस्यकान्यागतिः॥ १

ترجمہ اے سنیاسی تو مانس کھاتا ہے - اسنے جواب دیا کہ مہاراج اکیلا مانس نہیں کھاتا - مدھ کے ساتھ کھاتا ہوں
راجہ نے کہا کہ کیا تو مدھ بھی پیتا ہے - کہا وہ بھی اکیلا نہیں - طوائف کے ساتھ پیتا ہوں -
راجہ نے کہا کہ اگر تو رنڈی بازی کرتا ہے تو دھن کہاں سے لاتا ہے کیونکہ تو فقیر ہے - تیرے پاس دھن
کہاں - بھکشو یعنی سنیاسی نے عرض کی کہ مہاراج میں جوا کھیلتا ہوں - اور چوری کرتا ہوں - ان دو کاموں سے
دھن حاصل کرکے لاتا ہوں - راجہ نے پھر کہا کہ ارے بھکشو تو جواری اور چور بھی ہے - اس نے ہاتھ باندھ کر عرض کی

کہ مہاراج! اب میں بھرشٹ ہی ہونے لگا۔ تو پھر کیوں کر رہنے دوں۔

پیارے آریہ بھائیو یہی حال آجکل بعض سنیاسیوں کا ہے۔ وہ بالکل رکابی مذہب بنے ہوئے ہیں۔ دھرم کرم سے کوئی غرض نہیں۔ ست اپدیش کرنا وہ اپنا فرض نہیں جانتے۔ اور ایسے ہی انکے دوست چند گرہستی ہیں۔ جو انہیں ان کاموں کے واسطے روپیہ دیتے ہیں۔ باد فرنگ۔ سوزاک۔ وغیرہ مرضوں میں مبتلا ہیں۔ اور آئے دن گرہستیوں کی اور بچوں کو بگاڑ رہے ہیں۔ ہردوار کے کنبھ پر جو آریہ بھائی گئے انہیں بخوبی معلوم ہے کہ یہ سنیاسی اور اودھ بھرشٹ بھیکھ دھاری کہاں کہاں سے عورتیں بھگا کر اور بچوں کو ورغلا کر اپنے دام تزویر میں پھنساتے ہیں اور گرہستیوں کا گھر لوٹ لوٹ کر اور اپنے دیش کے بھولے راجوں کو تقلید پرستی کا سبز باغ دکھا کر کیسے مہنت [illegible] محض کودن و جاہل جنہیں کسی علم سے کچھ بھی مس نہیں۔ اور جن کے چال چلن بھی افسوسناک ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ جنہیں ست دھرم سے مطلق آگاہی نہیں۔ جنکی داشنائیں ایک معمولی گرہستی سے بھی گئی گزری ہیں۔ انکے بہکانے [illegible] رکھکر اور ست دھرم سے غافل ہو کر گوشت خوری کے بیہودہ چسکے میں چور اور شراب خوری میں مخمور ہو کر آپ کب تک گمراہی کی نیند میں سوتے ہو گے۔ مہربانی کر کے ایشور کے واسطے بیدار ہو جئیے۔ اور اپنے ویدک دھرم کی خبر لیجئے۔ لوگ آپ کو بگاڑ رہے ہیں۔ خراب کر رہے ہیں۔ وہی گروہ اور گھنونی وام مارگ کی تعلیم اور پانچ مکاروں کی ٹٹیاں [illegible] قوم اور ست دھرم کے بدخواہ لوگ ہو کر [illegible] کی طرح۔ یا ابھی نوگپت بام مارگی کی طرح آپ میں گھسکر آپکے بھائیوں میں چپکے چپکے پھیلا رہے ہیں۔

غم دیں خور کہ خوش غم دیں ست
جملہ غمہائے فرو تر ازیں ست

پیارے بھائیو دھرم کی محافظت کرو۔ ادھرم سے بچاؤ۔ دھرم کرو۔ دھرم کرو۔ اور پاپ سے بچو۔ کمر ہمت کو باندھو تمہاری ساری کوششیں جو غیروں کی تسخیر اور ست دھرم کے پرچار کی تدبیر میں صرف ہوتی تھیں۔ وہ گھر کے ستھار میں صرف ہو رہی ہیں۔ غیر قوموں میں کام کرنیکا وقت تھا۔ ہم خود مریض ہو گئے۔ مگر پھر بھی پرمیشور کا ہزار ہزار دھنیواد ہے۔ کہ ہمیں وقت پر خبر مل گئی۔ سرنگ لگانے سے پہلے سراغ لگ گیا۔ اب ممکن نہیں ہے۔ کہ ست اور است کا فیصلہ نہ ہو۔

کرے گا ایک کو دو سے گوارا
کہیں جاتا نہیں مشفق ہمارا

آریہ دھرم کا سیوک
خاکسار لیکھ رام آریہ مسافر